31

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زمیں بھی جگمگا گئی فلک بھی جگمگا گیا
کلامِ حق خدا کا لطفِ خاص بنکے آگیا

مسلمانوں سے اللہ میاں کی باتیں

مؤلفہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ عبدالقیوم صاحب ندوی

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ .... لاہور / کراچی اور ڈھاکہ

Marfat.com

۲۹۶۶۱۴۳
۱۵۰۴
۲۸۳

Marfat.com

DATA ENTERED

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زمیں بھی جگمگا گئی فلک بھی جگمگا گیا!

کلامِ حق خدا کا لطفِ خاص بنکے آ گیا

مسلمانوں سے اللہ میاں کی باتیں

مؤلفہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ محمد عبدالقیوم صاحب ندوی

سابق پرنسپل عربک کالج پورنیہ

مصنف

ہم اور ہماری حکمرانی۔ یورپ اور اسلام۔ التجارۃ فی الاسلام۔ خاتونِ اسلام کا دستورِ حیات۔ فضلِ عظیم۔ ذریعہ نجات۔ سیف و قلم۔ تیسیر ذکر۔ دربارِ رسالت کے ارشادات۔ آثار الحرمین۔ خواتین اسلام۔ اسلامی قانونِ وراثت۔ نبی کی کہانی عیزوں کی زبانی۔ شعائے کامل تفسیر۔ حج مقبول۔ مشاہیر رجال۔ فہم حدیث۔ آپ حج کس طرح کریں۔ اسلام کیا سکھاتا ہے

Marfat.com

غیر مسلموں پر اسلام کے احسانات۔ نیکی کی کنجی۔ دنیا کو اسلام نے کیا دیا
خطبات نبوی وغیرہ وغیرہ۔

(کلیم پریس نزد سولجر بازار گیٹ کراچی)

Marfat.com

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از حضرت مولانا ابو الکلام آزاد صاحب مدظلہ العالی

لوگ دنیا میں سینکڑوں قوتوں کے محکوم ہیں۔ ماں باپ کے محکوم ہیں۔ دوست واحباب کے محکوم ہیں۔ امیروں حاکموں اور بادشاہوں کے محکوم ہیں۔ اگرچہ وہ دنیا میں بغیر کسی زنجیر و بیڑی کے آئے تھے۔ مگر دنیا نے ان کے پاؤں میں بہت سی بیڑیاں ڈال دی ہیں۔ لیکن مومن ومسلم ہستی وہ ہے جو صرف ایک ہی کی محکوم ہے۔

اس کے گلے میں محکومی کی ایک بوجھل زنجیر ضرور ہے۔ پر مختلف سمتوں سے کھنچنے والی بہت سی ہلکی زنجیریں نہیں ہیں۔ وہ ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے۔ کیوں کہ اس کے ایک ہی حاکم نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ دوستوں سے محبّت رکھتا ہے۔ کیوں کہ اسے رفیقوں

Marfat.com

اور ساتھیوں کے ساتھ سچے برتاؤ کی تلقین کی گئی ہے۔ وہ اپنے سے ہر بزرگ اور ہر بڑے کا ادب ملحوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے ادب کے آموز حقیقی نے اسے ایسا ہی بتایا ہے وہ بادشاہوں اور حاکموں کا حکم بھی مانتا ہے۔ کیونکہ حاکموں کے ایسے حکم ماننے سے اسے نہیں روکا گیا ہے۔ جو اس کے حاکم حقیقی کے خلاف نہ ہوں۔ وہ دنیا کے ایسے بادشاہوں کی اطاعت بھی کرتا ہے۔ جو اس کی آسمانی بادشاہت کی اطاعت کرتے ہیں۔ کیونکہ اسے تعلیم دی گئی ہے کہ وہ ہمیشہ ہی ایسا کرے۔ لیکن یہ سب کچھ جو وہ کرتا ہے تو اس لئے نہیں کرتا کہ اس سب کے لئے اندر کوئی حکم ماننا اور ان کے جھکنے کی جگہ سمجھتا ہے بلکہ صرف اس لئے کہ اطاعت ایک ہی کے لئے ہے اور حکم صرف ایک ہی کا ہے جب اس ایک حکم دینے والے نے ان سب باتوں کا حکم دے دیا تو ضرور ہے کہ خدا کے لئے ان سب بندوں کو بھی مانا جائے اور اللہ کی اطاعت کی خاطر وہ ان بندوں کا بھی مطیع ہو جائے۔

پس فی الحقیقت دنیا میں ہر انسان کے لئے بے شمار حاکم اور بہت سی جھکانے والی قوتیں ہیں۔ لیکن مومن کے لئے صرف ایک ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔ وہ صرف اسی کے

Marfat.com

آگے جھکتا ہے اور صرف اسی کو مانتا ہے۔ اس کی اطاعت کا حق ایک ہی کو ہے۔ اس کی پیشانی کے جھکنے کی چوکھٹ ایک ہی ہے اور اس کے دل کی خریداری کے لئے بھی ایک ہی خریدار ہے وہ اگر دنیا میں کسی دوسری ہستی کی اطاعت کرتا بھی ہے۔ تو صرف اسی ایک کے لئے اس کی بہت سی اطاعتیں بھی اس ایک اطاعت میں شامل ہو جاتی ہیں۔

مقصود ما ز دیر و حرم جز حبیب نیست
ہر جا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد

ابوالکلام احمدؔ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ترے دین میں کیا تجلی نہیں ہے ۔ کہ فانوس ایماں بجھا جا رہا ہے

دنیا خواہ جس قدر بھی ترقی کرے۔ اور اس کی ترقی کی راہیں خواہ کتنی ہی وسیع کیوں نہ ہو جائیں۔ لیکن مومن کی ترقی اور اس کی ترقی کی راہ ایک اور صرف ایک ہے اور وہ قرآن حکیم اور اس پر عمل ہے۔

یاد کرو جبکہ مصر اور یونان کی تہذیب کا چراغ گل ہو چکا تھا۔ روم و عجم کے تمدن کی شمع ٹمٹما رہی تھی دنیا کے کسی گوشہ میں شائستگی کے آثار نظر نہیں آتے تھے۔ نظر آتے بھی کیسے ؟ روم و فارس ہی وہ دو بادشاہتیں تھیں۔ جن کی عظمت کا سکہ تمام روئے زمین پر بیٹھا ہوا تھا لیکن زمانہ کی پیہم کروٹوں نے ان کے بھی کس بل نکال دیئے

جن پہ ہوتا تھا برق کا دھوکہ
راکھ کا ڈھیر تھے وہ انگارے

Marfat.com

دنیا کی نگاہیں کسی ایسے رہنما کی تلاش میں تھیں جو نہ صرف تعمیری پروگرام ہی پیش کرے بلکہ روحانی فیوض و برکات سے انسانیت کی مردہ رگوں میں زندگی حقیقی کا خون دوڑنے لگے۔ عین انتظار کے عالم میں قدرت نے عرب کے ایک بے یار و مددگار انسان کی رسالت کا مژدہ سنایا۔ وہ آیا اور ایک نسخہ کیمیا ساتھ لایا ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

دیکھتے ہی دیکھتے اس نسخہ کیمیا قرآن حکیم نے وہ انقلاب عظیم برپا کیا۔ جس سے دیکھنے والے دنگ رہ گئے اور سننے والے سکتے میں آ گئے۔ ؎

یہ اسی کا کرشمہ تھا کہ عرب کے رہزن
فاش کرنے لگے جبریل امیں کے اسرار

اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ طاقتیں اور وہ قومیں جو کروڑوں افواج اور اربوں خزانوں سے بھی راہِ راست پر نہیں آ سکتی تھیں۔ قرآن حکیم کی دل کش اور حکیمانہ تعلیمات نے ان کو جیت لیا اور ان کو سر بلندیوں اور سرفرازیوں کا بلند مینارہ بنا دیا۔

Marfat.com

جنھوں نے سارے عالم کو خیر و برکت سے بھر دیا۔

غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرانشیں کیا تھے
جہانگیر و جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا

آج جب کہ پھر انسانیت کی لاش صفحۂ ہستی پر تڑپ رہی ہے اور دانایان مشرق و مغرب کی تمام دانائیاں اور تمام قوتیں اس میں زندگی کی ادنیٰ حس و حرکت پیدا کرنے سے بھی قاصر ہو چکی ہیں۔ ضرورت ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیمات کو عام کیا جائے اور ان کو مشرق و مغرب کے اس سرے سے لے کر اس سرے تک پہونچا دیا جائے۔ تاکہ دنیا پھر ایک بار زندگی حقیقی سے دوچار ہو سکے۔

اس مختصر سے مجموعے میں میں نے قرآن حکیم کی تمام ان آیات کو جمع کیا ہے۔ جس میں یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے اللہ تعالےٰ نے مومنوں اور مسلمانوں کو خطاب فرمایا ہے۔ عالم کی رہنمائی کا فرض ہم اسی وقت انجام دے سکیں گے۔ جب کہ ہم خود بھی اپنی ذات کی رہنمائی کر چکیں اور اپنی رہنمائی معلوم کرنے کے لیے ان آیات کا معلوم کرنا ازبس ضروری ہے۔ جس میں اللہ رب العزت نے خاص انہی کو خطاب فرمایا ہے۔

Marfat.com

اس سلسلہ میں مجھ کو کئی بار سارے قرآن حکیم کا مطالعہ کرنا پڑا اور ۱۹۴۷ء کے پر شور و شر زمانہ سے شروع ہو کر آج ۲۳ر جنوری ۱۹۵۱ء میں بحمدہٖ یہ ضروری کام پایۂ تکمیل کو پہونچ رہا ہے۔ میں نے یہ کتاب کم پڑھے لکھے اور عام مسلمانوں کے لئے لکھی ہے۔ اس لئے تشریحات نہایت سلیس اور عام فہم رکھی ہیں اور علمی موشگافیوں سے قصداً پرہیز کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھ کو اور سارے مسلمانوں کو اس سے نفع پہونچائے۔

آمین والسلام

طالب رحمت

عبد القیوم ندوی

Marfat.com

سبق ١

متشابہ الفاظ نہ بولا کرو!

قرآن نے مسلمانوں کو اعلیٰ اخلاق عطا فرمائے اور برُے اخلاق و عادات سے روکا ہے۔ منجملہ برے عادات کے ذو معنی الفاظ کا استعمال بھی ہے۔ جس سے مخاطب کو مغالطہ ہو جایا کرتا ہے۔ فرمایا۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

اے مومنو! تم لفظ راعنا نہ کہا کرو بلکہ انظرنا کہو اور سنتے رہو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

تشریح:۔ مدینہ میں جب ہمارے حضورؐ تشریف لائے تو مسلمانوں نے سمجھا ہم مصائب کے طوفان مکہ ہی میں چھوڑ آئے ہیں۔ مگر ابھی امتحان کی کڑیاں باقی تھیں۔ یہود اپنی شرارت میں سب سے پیش پیش تھے۔ یہ بدنصیب بجائے اس کے کہ

Marfat.com

نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسب فیض کرتے اور اپنی بگڑی بنالے۔ طرح طرح سے ہمارے حضور کو تکلیف دیتے۔ اس غرض سے مسجد نبوی میں آجاتے اور حضور کو کہتے راعنا یعنی ہم پر نظر رکھئے لیکن ان کا مقصد اس سے ایک گالی ہوتی اس لئے مسلمانوں کو متشابہ الفاظ بولنے سے منع کیا گیا ہے۔

سبق ۲

"تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں"

باطن کی صفائی اور روح کی پاکیزگی، دین کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ اس لئے ہر مذہب نے اپنے تابعداروں پر اس کی تحصیل ضروری قرار دی۔ روزہ چونکہ اس کا سب سے زیادہ مؤثر ذریعہ تھا۔ اس لئے مسلمانوں پر پورے ایک ماہ کے فرض ہوئے۔ فرمایا:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ	اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔ جس میں

Marfat.com

عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (بقرہ-۲۳)	تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔"

تشریح:- روزہ تقویٰ کا سبب ہے اور تقویٰ خدا کی محبت کا ذریعہ ان اللہ یحب المتقین۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔ تقویٰ خدا کی معیت کا باعث ہے۔ ان اللہ مع المتقین بیشک اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ سارا قرآن پرہیزگاروں کے لیے پوری طرح نفع آور ہے۔ ھدی للمتقین تقویٰ آسمانوں اور زمینوں کی برکتوں کا سبب ہے۔ ولو انہم آمنوا واتقوا لفتحنا علیہم برکات من السموات والارض۔ یہی وجہ تھی کہ حضورِ انورؐ روزے رکھتے کہ حضرت عائشہؓ فرماتیں کہ گویا اب کبھی آپ نہ چھوڑیں گے۔"

پس مسلمانوں کو بڑی محبت اور رغبت سے اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے کہ خدا کا عذاب کم ہو جائے۔

(ترمذی)

Marfat.com

سبق ۳

صبر اور نماز سے مدد چاہو اور شہیدوں کو مردہ نہ کہو

ہر دربار کے کچھ آداب اور طور طریقے ہوتے ہیں۔ جن کے بعد ہی اس دربار کا فیض حاصل ہوتا ہے۔ خداوند عالم نے اپنے سب سے یکتا دربار کے آداب و مراسم اور حصول فیض کے ذریعہ روزہ اور نماز اور صبر مقرر کئے ہیں۔ جن سے نہ صرف مقصود ملتا ہے بلکہ خدا ملتا ہے اور صبر کرنے والوں کے ساتھ بھی خود ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۞ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۞

(البقرہ۔ ۱۹)

"اے مومنو! تم مدد چاہو صبر (روزہ) اور نماز کے ذریعے سے بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور تم ان لوگوں کو مردہ نہ کہو جو خدا کی راہ میں قتل ہوں وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے ہو۔"

Marfat.com

تشریح:- بھلا غور تو کرو۔ جس کے ساتھ اللہ احکم الحاکمین رب العرش الکریم ہو اس کے درجات اور مراتب کا کیا ٹھکانا؟ اور یہ عظیم الشان درجہ، صبر، روزہ اور نماز سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد صبر کرنے والوں کی ایک جماعت کے درجات بیان ہوئے کہ شہدأ اور مقتولین راہ خدا کو مردہ نہ کہو۔ وہ زندہ ہیں حالانکہ تمہاری قوت شعور وہاں تک نہیں پہنچ سکتی ہے۔

مجاہد و شہید کے یہ بانکپن عجیب ہیں
حیات اگر حیات ہے تو موت بھی حیات ہے

سبق ۴
رشوت اور ظلم سے بچو

مسلمان دنیا میں پاکیزگیوں کو عام کرنے اور سارے عالم کو پاکیزہ تر بنانے کے لیے آیا ہے۔ اس لئے کہ ضرور ہے کہ اس کے حلق سے جو چیز بھی اترے پاکیزہ تر ہو اور یہ بھی لازم ہے

Marfat.com

کہ ہر اس چیز سے اسے دور رکھا جائے جو بھی اس مقصد میں حائل ہو۔ چنانچہ حکم ہوا۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(بقرہ)

اے مومنو! تم پاکیزہ چیزوں سے کھایا کرو۔ جو ہم نے تم کو رزق دیا اور خدا کا شکریہ ادا کرو، اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو اور تم اپنے مالوں کو اپنے درمیان باطل طریق پر مت کھاؤ۔ ان کو حاکموں کی طرف لے جاؤ تاکہ گناہ کے ساتھ لوگوں کے مال کھا جاؤ۔ درآنحالیکہ تم جانتے ہو۔"

تشریح:۔ "پاکی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مادی دوسری حکمی پہلی آیت میں مادی کی طرف اشارہ ہے اور دوسری میں تمام حکمی نجاستوں سے بچنے کی تاکید ہے۔ منجملہ ان کے ظلم اور رشوت بھی ہے۔ جس سے منع کیا گیا ہے شکر کہتے ہیں۔ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو خدا کی طاعتوں میں صرف کرنے کو۔"

Marfat.com

پس مسلمان اپنے کاروبار اور تمام معاملات میں رزق طیب و حلال ہی تلاش کریں۔

سبق ۵

تم سب سلامتی میں داخل ہو

اسلام سب سے بڑی سلامتی ہے۔ اس کے بعد اور کوئی سلامتی نہیں ہے اور حقیقت بھی یہ ہے۔ جس نے بھی اسلام پر پوری طرح عمل کیا زمین و آسمان کی حفاظتیں اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہوگئیں۔ پس وہ سلامتی جس کو ایٹم بم توڑ نہ سکے اور وہ سلامتی جسے آتش جہنم پہونچ نہ سکے، اسلام ہے۔ چنانچہ حکم ہوا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

(البقرہ ۲۰۸)

اے مومنو! تم سب کے سب سلامتی میں داخل ہوجاؤ۔ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

Marfat.com

تشریح:۔ پھر صرف اسلام میں داخل ہو جانے ہی پر کفایت نہیں کی
گئی۔ بار بار تاکید بنا دیا گیا کہ شیطان کی تابعداری نہ کی جائے وہ کھلا ہوا دشمن
ہے کہ قدم قدم پر نفس اور شیطان کے مقابلے ہیں۔ مسلمان وہ ہے جو اسلام
کے کسی اور خلافِ شرع بات کی طرف رخ بھی نہیں کرتا۔

سبق ۶

جو ہم نے دیا اس سے خرچ کرو

سخاوت اور فیاضی۔ خداوند عالم کی صفت خصوصی ہیں۔
اور اس عالم میں جو کچھ بھی نظر آتا ہے انہی کا مظاہرہ ہے۔ خدا نے
اپنے انہی صفات کے عکس سے مسلمانوں کو نوازا کہ بلا تفریق مذہب
وملت ورنگ ونسل جو کچھ بھی ہم نے دیا ہے۔ اس سے خرچ کرتے
رہو۔ لفظ جو کچھ بھی ہم نے دیا۔ مفہوم سخاوتوں کے سمندر اپنے اندر سمیٹے
ہوئے ہے۔ مسلمان بحیثیت مسلمان کے پابند ہے۔ کہ وہ اپنی ہر
قوت اور طاقت مستحقوں کو سپرد کرے۔ حکم ہوا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا | اے مومنو! تم خرچ کرو جو ہم

Marfat.com

مِّمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ۔ ۳۴)	جو ہم نے تم کو دیا قبل اس کے کہ وہ دن آوے۔ جس میں نہ تجارت ہو نہ دوستی اور نہ سفارش اور کفر کرنے والے وہی ظالم ہیں۔

تشریح:۔ اللہ اللہ اس سے زیادہ تاکید اور اس سے زیادہ پُراثر طریق پر کسی اور مذہب نے سخاوت اور فیاضی اور دوسروں کے کام آنے کو فرمایا ہے۔؟

حضورؐ نے فرمایا سخی خدا کا دوست جنت کے قریب اور جہنم سے دور ہے اور بخیل خدا کا دشمن جنت سے دور اور جہنم کے قریب ہے (طبرانی)

خود حضورؐ کا عمل مبارک یہ تھا کہ ساری عمر کسی سائل کے جواب میں "نہیں" نہیں فرمایا"

Marfat.com

سبق ۷

اپنی نیکیاں برباد نہ کرو

مسلمانوں کو سخاوت کا حکم ہوا تو خداوند عالم نے اس کے شاندار طریقوں کا بھی حکم دیا۔ ذیل کی آیت میں پُراثر الفاظ سے ان کا اعلان ہوا۔

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

(بقرہ ۳۶)

اے مومنو: تم اپنی نیکیاں احسان جتا کر اور تکلیف دے کر برباد نہ کرو۔ جیسا کہ ریاکار اپنے مال کو دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔

تشریح:۔ مسلمان کو حکم ہے کہ تو جب کسی کے ساتھ احسان کر تو بھول جا مگر تیرے ساتھ کوئی احسان کرے تو کبھی نہ بھول۔ مسلمان جو بھی دیتا ہے محض خدا کے لئے، جو بھی کرتا ہے محض خدا کے لئے، اور جو بھی اس کا معاوضہ چاہتا

Marfat.com

ہے محض خدا سے۔

احسان جتانے والے کو حضورؐ نے فرمایا ـــــــ "جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا۔" (ترمذی)

اور اذیت دینے والا ظالم ہے۔ پس مسلمانوں کا فرض ہے کہ جو کبھی نیکی کریں وہ احسان اور اذیت سے پاک ہو۔ اور اس قدر خرچ کریں کہ خدا کو پالیں۔

سبق ۸
پاک کمائی کھاؤ

حضورؐ نے فرمایا۔ "اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ یُحِبُّ الطَّیِّبَ، خدا پاک ہے اور پاک کو پسند کرتا ہے۔ یہی انوار و اوصاف خداوند عالم اپنے پیاروں یعنی مسلمانوں میں دیکھنا چاہتا ہے اس کا منشار ہے کہ کما کر کھاؤ مفت کی نہ کھاؤ، پھر کمائی بھی پاکیزہ ہو چنانچہ ارشاد ہوا۔

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا | اے مومنو! پاکیزہ کمائی کھاؤ

۷۸۶

Marfat.com

مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا
أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ
تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ
إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝

(بقرہ ۳۷)

اور اس چیز میں سے جو ہم نے زمین سے تمہارے لئے نکالا ہے خبیث کا قصد تک نہ کرو کہ اس میں سے خرچ کرو تم اس کو ہرگز نہیں لے سکتے مگر چشم پوشی کر کے اور جانو کہ اللہ بے پرواہ تعریف کیا ہوا ہے۔"

تشریح:۔ یہ کس قدر پاکیزہ اصول معاش اور کیسا اچھا اصول حیات ہے مگر افسوس آج ہمارے مسلمانوں کا ایک گروہ کا عمل اس کے برعکس ہے مال مفت کی کوشش کریں گے۔ اگر اس میں کامیاب نہ ہوئے تو بلا تمیز حلال و حرام کھائیں گے اور بہت نیکی اگر دل میں آئی تو اس میں سے کچھ دے ڈالیں گے اور یہ سمجھ لیں گے کہ بس اب یہ مال حرام حلال ہو گیا۔ خوب غور کر لینا چاہئے قرآن ان سب کے خلاف ہے۔ ان سب باتوں سے روکتا ہے بس حلال اور پاکیزہ کھاؤ۔

Marfat.com

سبق ۹

خدا سے ڈرتے رہو باہم متحد رہو اسلام ہی پر دم توڑ دو

سب خوبیوں کا سرچشمہ خدا کا ڈر ہے جو خدا سے ڈرتا ہے پھر کسی اور قوت سے ہرگز نہیں ڈرتا بلکہ ساری چیزیں اس سے ڈرتی ہیں۔ مسلمان جینا اور مسلمان مرنا۔ انسان کا سب سے بڑا کمال ہے اور متحد رہنا فتح وظفر کی سب سے بڑی کنجی۔ اسی طرح نیکی کی اشاعت اور برائیوں کی مخالفت فلاح کا سب سے بڑا خزانہ ہے ارشاد ہوا۔

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ٥ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ	اے مومنو! خدا سے ڈرتے رہو اس سے ڈرنے کا حق۔ اور تم نہ مرو مگر مسلمان ہو کر اور اللہ کی رسی کو تم سب مل کر مضبوطی سے تھامے رہو اور پراگندہ نہ رہو اور خدا کی نعمتوں کو یاد کرو جبکہ تم دشمن تھے۔ پس تمہارے

Marfat.com

فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ۚ
وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ
النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِہٖ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ
مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى
الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ
ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(آل عمران - ۱۱)

دلوں کو باہمی محبت سے بھر دیا
تو تم بھائی بھائی بن گئے تم آگ
کے گڑھے کے کنارے پر تھے
اس نے تم کو نکال لیا۔ اسی طرح
وہ اپنی نشانیاں ظاہر کرتا ہے
تاکہ تم ہدایت یاب ہو۔ تم میں
ایک گروہ ضرور ہو۔ جو نیکی کا حکم
کرے اور بدیوں سے روکے
اور نیکی طرف بلائے۔ یہی لوگ
کامیاب ہونے والے ہیں۔

سبق ۱۰

غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ

مسلمان جہاں آپس میں ایسے متحد رہیں کہ ان میں دوئی نہیں رہے۔ وہیں غیروں کے حق میں نہایت محتاط رہیں یہ بھی معاشرت

Marfat.com

کے اعلےٰ اصول ہیں اور اپنی قومی زندگی کو خطرات سے بچانے کے بلند طریقے۔ قرآن نے کن شاندار الفاظ میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ یہ علیحدگی تبلیغ دین کی راہ میں مخل نہ ہو یہاں مراد صرف جنگ خواہ اغیار سے کنارہ کشی ہے اور بس۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (آل عمران۔ ۱۲)	اے مومنو! تم نہ پکڑو کسی کو بھیدی اپنے علاوہ۔ نہ کمی کرینگے تمہاری تباہی میں وہ چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف نہ پہونچے ان کے منہ سے بغض ظاہر ہو چکا ہے اور جو سینے چھپاتے ہیں وہ اس سے بھی بڑا ہے ہم نے نشانیاں ظاہر کر دی ہیں اگر تم سمجھتے ہو۔"

تشریح:- لیکن اس کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ غیر مسلموں سے تعلقات نہ قائم کیے جائیں، کیے جائیں اور خوب کیے جائیں ورنہ تبلیغ و اشاعت ناممکن ہو جائیگی البتہ اپنے بھیدوں سے اور قومی خصوصیات اور جنگی تدبیروں سے کسی طرح خبر نہ کرنا چاہیئے کہ یہ اپنی ہلاکت کی دلیل ہوگی۔

Marfat.com

سبق ۱۱

سود نہ کھاؤ

سود سرمایہ داری کا ایک بڑا ذریعہ اور انسانیت کا ایک موزی دشمن ہے۔ اخلاق کا مخرب اور امن عالم کا برباد کرنے والا ہے اسلام کا اعلان تو یہ ہے کہ جو کبھی زیادہ ہو خدا کی راہ میں دے ڈالو اس کے لئے یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ کسی ضرورت مند اور مفلس کا خون نچوڑنے کی اجازت دیتا۔ اس لئے حکم ہوا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ
(آل عمران ۱۳)

اے مومنو! تم سود نہ کھاؤ بڑھا چڑھا کر اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے اور خدا اور رسول کی "تابعداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"

تشریح:۔ امام رازیؒ نے فرمایا کہ خدا نے کسی گناہ کے عوض کافروں جیسی

Marfat.com

سزا کی وعید نہیں بیان کی بسوائے قتل مسلم اور سود خوری کے۔ اور ان دونوں میں یک گونہ اتحاد ہے کہ نتیجہ دونوں کا یکساں بربادی اور تباہی ہے اس لئے سود خور پر خدا اور رسول کی لعنت ہے اور خدا نے اس سے اعلانِ جنگ فرمایا ہے" (تفسیر رازی)

مشہور حدیث ہے سود کھانے والے۔ سود دینے والے۔ سودی کاروبار رکھنے اور سود سے متعلق ہر چیز پر خدا کی لعنت ہے۔

سبق ۱۲

کافروں کی اطاعت نہ کرو

دینی امور میں کافروں کی اطاعت، دین سے ہاتھ دھونا ہے البتہ دنیا کے امور میں کفار کی ماتحتی یا اطاعت میں کوئی حرج نہیں کہ دنیا میں اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں دین کے معاملات میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ سوائے خدا کے اور کسی کی اطاعت جائز نہیں اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ - پھر اسی پر توکل کیا جائے کہ وہی بہتر ین مددگار ہے۔ فرمایا:

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝

(آل عمران)

"اے مومنو! اگر تم کافروں کی تابعداری کروگے تو وہ تم کو تمہاری ایڑیوں کے بل لوٹا دیں گے۔ تو تم خسارہ پاکر واپس ہو جاؤ گے بلکہ اللہ ہی تمہارا والی ہے اور وہ بہترین مددگار ہے۔"

تشریح:۔ اطاعت کا مفہوم یہاں پر راہ پر چلنا ہے۔ اسلام اور ایمان کی راہ قطعاً مخالف ہے اس راہ سے جو کفر اور شرک کی ہے۔ کفر اور شرک شیطان کا راستہ ہے اور اسلام اور ایمان خدا کا منشار اور خدا کا پسندیدہ طریقہ پس مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ اپنی چال کی ہر حرکت کو شرک اور کفر کی لغزشوں سے بچائیں اور کسی درجہ اور کسی حالت میں بھی اپنے قدموں کو اس راہ سے نہ ڈگمگانے دیں جس پر آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام چل چکے ہیں۔ یہی مسلمانوں کی راہ ہے اور اس پر چلنے والا خدا کی بے پناہ مدد میں ہے۔

Marfat.com

سبق ۱۳
کافروں کی مشابہت نہ اختیار کرو

جس طرح ہوشیار اور ہمدرد مالی کسی آن گوارا نہیں کر سکتا ہے کہ اس کے باغ میں کوئی کانٹا اُگ آوے اسی باغِ اسلام کے خالق اللہ رب العزت نے ہر طرح سے مسلمانوں کفر و شرک کے ہر کانٹے سے محفوظ رکھا اور کفار کے ہر بُرے اخلاق سے منع کیا ہے۔ کفار شہدار کے متعلق کہتے کہ اگر ہمارے پاس ہوتے تو ہرگز قتل نہ ہوتے۔ اس کا جواب ارشاد ہوا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ

اے مومنو! تم کافروں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے بھائیوں سے کہا جب وہ اللہ کے رستے میں گئے یا غزوہ کرنے والے ہوئے کاش وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کیے جاتے تاکہ اللہ تعالیٰ اسے ان کے دلوں میں حسرت نہ بنائے

Marfat.com

وَاللّٰهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○
وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ○
(آل عمران)

اور اللہ ہی جلاتا اور مارتا ہے اللہ جو تم کرتے ہو دیکھنے والا ہے اور اگر تم اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے یا مر گئے تو خدا کی طرف سے بخشش اور رحمت اس سے بہتر ہے جسے یہ جمع کر رہے ہیں۔

سبق ۱۴

سیدھی راہ کن کے حصے میں ہے

جس طرح عام کفار کی اطاعت سے شرعی معاملات میں روکا گیا تھا۔ اسی طرح اہل کتاب یہود و نصاریٰ کی تابعداری سے بھی شرعی امور میں منع کیا گیا کیونکہ دین میں وہ بھی مسلمانوں

Marfat.com

کے اس طرح دشمن ہیں جسطرح عام کفار اور مشرکین، بلکہ ہر حال میں خدا و رسول کے احکام اور انکی رسّی کو مضبوط پکڑے رہنے کی تاکید آئی ہے ارشاد ہوا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ ۝ وَ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَ فِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ (آل عمران ۹)

اے مومنو! اگر تم اہل کتاب میں سے کسی فریق کی تابعداری کروگے تو وہ تم کو تمہارے ایمان کے بعد کافر کر ڈالیں گے اور تم کس طرح کفر کروگے حالانکہ تم پر خدا کی نشانیاں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول ہے اور جو بھی اللہ کو مضبوط پکڑے گا وہ سیدھی راہ پا گیا۔

تشریح:۔ اسلام نے اس معاملہ میں اس قدر احتیاط برتی ہے کہ ہمارے حضورؐ نے فرمایا "من تشبہ بقوم فھو منھم" جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی پس وہ اس میں سے ہوا۔ ایک اور جگہ فرمایا "المرء مع من احب" آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت ہوگی۔ پس مسلمان کی اطاعت اور

Marfat.com

محبت کا مرکز حقیقی صرف خدا تعالیٰ اور رسول ہونے چاہئیں اور بس"۔ اسی سے سیدھی راہ زندگی ملتی ہے۔

سبق ۱۵

صبر کرو، سرحدوں کی حفاظت کرو اور خدا سے ڈرتے رہو

صبر کے اندر بڑی اخلاقی قوتیں پوشیدہ ہیں۔ صبر کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ مصائب پر صبر کرنا۔ دوسرے یہ کہ احکام شریعت کی پابندی میں صبر کرنا۔ یہ سب سے اعلیٰ قسم ہے۔ یہاں پر ہر دو قسم مراد ہیں، پھر سرحدوں کی حفاظت اور صرف ایک خدا سے ڈرنے کی تاکید ہے اور نجات و فلاح کی بارشیں نثار ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(آل عمران۔ ۲۰۰)

اے مومنو! صبر کرو۔ آپس میں صبر کی تلقین کرو۔ سرحدوں کی حفاظت کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

Marfat.com

تشریح: "مسلمانوں میں آج جس چیز کی کمی ہے وہ قوت صبر ہے۔ صبر اور ضبطِ نفس وہ موثر اور زبردست ہتھیار ہیں جس کا مقابلہ بڑے بڑے ہتھیار نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کے بھی مواقع ہیں کبھی مصائب برداشت کرنے میں یہ استعمال ہوتا ہے اور کبھی مظالم کے رد کرنے میں جو تکالیف ہوں اس میں صرف ہوتا ہے اس تمیز اور استعمال کا نام مہارت شرعی اور نکتہ سنجی ہے جو مومن کی نشانی ہے اسلامی سرحدوں کی حفاظت بڑی صبر آزما چیز ہے اس لئے اس کی خاص طور سے تاکید ہے پس سرحد کی حفاظت کرو اور نجات پاؤ۔"

سبق ۱۶

عورتوں کے زبردستی وارث نہ بنو

عرب کے لوگ عورتوں کو مال منقول سمجھتے تھے اور زبردستی ان پر اور ان کے مال پر قبضہ کر لیتے تھے۔ چونکہ یہ ظلم اور بڑی بد خلقی ہے اس لئے قرآن نے اس چیز سے یکسر روک دیا اور اس کے ذیل میں دیگر ضمنی مسائل ارشاد فرمائے اس آیت نے یہ راز

Marfat.com

بھی فاش کر دیا کہ اسلام میں عورت کو کیا بلند مقام حاصل ہے اور اسلام سے پہلے عورت پر کیسے کچھ مظالم ہوتے تھے۔ تفصیلات میری کتاب خاتونِ اسلام کا دستورِ حیات میں ملاحظہ ہو۔ فرمایا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُواْ بِبَعْضِ مَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُواْ شَيْـًٔا وَيَجْعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾ (النسآء ۔ ۳)	اے مومنو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی وارث بنو اور نہ انکو روکے رکھو تاکہ جو تم نے دیا ہے اس کا ایک حصہ لے لو۔ مگر یہ کہ وہ کھلی بیحیائی کی مرتکب ہوں اور ان سے عمدگی سے گزران کرو۔ پس اگر تم ان کو ناپسند کرتے ہو تو عنقریب ان چیزوں کو بھی ناپسند کرو گے جس میں خدا نے بہت بھلائی رکھی ہوں۔

تشریح:۔ آج معاشرت کا مسئلہ عدم پابندی شرح سے اسقدر گھناؤنا بنا ہوا ہے کہ جسکی کوئی حد نہیں اگر اس طرف مسلمان توجہ کریں تو یہ ساری

Marfat.com

خرابیاں کافور ہو سکتی ہیں اور مسلمانوں کی معاشرت اعلیٰ درجہ کی معاشرت ہو سکتی ہے۔ پس جو ایمان رکھتے ہیں انہیں اس کی فکر ہونی چاہیئے۔

سبق ۱۷

مال باطل نہ کھاؤ اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔

برے اخلاق، بری معاش اور بری معاشرت سے نکال کر اعلیٰ اخلاق، پاکیزہ معاش اور محبوب معاشرت کی تعمیر اسلام کا فرض اولین تھا۔ اس نے مسلمانوں کو انہی باتوں کی تاکید کی اور ہر برائی سے روکا جو اس مقصد بلند میں حائل تھی۔ چونکہ حلال روزی کھانا نبیوںؑ کا مقام تھا اور حرام مال فتنوں اور فسادات کا ذریعہ تھا اس لئے بار بار اس سے منع کیا گیا۔ فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا

اے مومنو! تم لوگ اپنے مالوں کو آپس میں باطل طریقے سے مت کھاؤ۔ مگر یہ باہمی خوش دلی کے ساتھ تجارت سے۔ اور اپنی

أَنْفُسَكُمْ ؕ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ۝ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ۝

(النساء - ۵)

جانوں کو قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے اور جو کرے گا وہ سرکشی سے اور ظلم سے پس عنقریب ہم اسے جہنم میں ڈالیں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ اگر تم منع کیے ہوئے بڑے گناہوں سے باز رہو گے تو ہم تمہاری برائیاں معاف کر دیں گے اور تم کو بزرگ مقام میں داخل کر دیں گے۔

تشریح:۔ ان آیات پر عمل کرنا گویا دنیا سے فسادات کو ختم کر کے دنیا کو جنت بنانا ہے۔ پس مسلمان یہ فرض انجام دیں۔

Marfat.com

سبق ۱۸

خوب صفائی رکھو اور پانی نہ ملے تو تیمم کرو۔

اسلام نے صفائی اور پاکیزگی کی بڑی تعریف فرمائی ہے اس کے نزدیک صرف کپڑے اور صرف بدن ہی کی پاکیزگی ضروری نہیں ہے بلکہ وہ دل و دماغ، روح، ظاہر و باطن اور مسلمان کی ہر ہستی کو پاک صاف دیکھنا چاہتا ہے چنانچہ ذیل کی آیات میں دماغ کو نشہ سے باطن کو خباثت سے اور ظاہر کو نجاسات سے پاک کرنے کی تاکید فرمائی۔ یہاں تک کہ اگر کسی جگہ میں پانی نہ ملے تو نیت پاکی کی کرنا اور پاک مٹی سے تیمم کرنا جو اس نیت اور عزم کا اشارہ ہے۔ فرض ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا	اے مومنو! تم نماز کے نشے کی حالت میں قریب بھی نہ ہو یہاں تک جو کہتے ہو اسے جان بھی لو اور نہ جنابت کی حالت میں سوائے مسافرت میں یہانتک کہ غسل کرو

Marfat.com

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝

(النسآء - ۷)

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی پست زمین سے آوے یا عورت کو چھوئے اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو۔ پس اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا مسح کرو بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

تشریح:۔ یہاں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے کی جو مخالفت ہے تو پہلے صورت نماز کے نشہ کی اجازت تھی۔ پھر نشہ مطلق حرام ہوگیا۔

سبق ۱۹

اللہ تعالیٰ رسول اور اپنے سرداروں کی اطاعت کرو

دنیا نے اپنی عقلوں اور اپنے فلسفے کی بنیاد پر ہزار ہا حکمیں اور ہزار ہا تحریکیں ایجاد کیں اور چلائیں۔ اور بے شمار

Marfat.com

تابعداریاں عقل اور تدبر کی گئیں۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ سوائے بربادی کے اور کچھ نہ ملا۔ مسلمانوں نے کبھی ان کی دیکھا دیکھی سے قرآن اور حدیث خدا اور رسولؐ کی اطاعت کی جگہ مغرب اور مشرق کے داناؤں کی پیروی کرنی چاہی جس کا نتیجہ ظاہر ہے لیکن قرآن نے پہلے ہی انسانی نجات کے خزانوں کی طرف اشارہ کر دیا تھا۔ فرمایا۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ (النساء ـــ)	اے مومنو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور اپنے سرداروں کی۔ پس اگر تم باہم جھگڑو کسی معاملہ میں تو اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر طریقہ ہے اور اس کا انجام بہترین ہے۔

تشریح:۔ پس مسلمان کے لئے ہر معاملہ میں ایک ہی راستہ بتایا گیا ہے کہ وہ خدا اور رسول اور اپنے سرداروں کی تابعداری کریں۔ اسی میں ان کی

Marfat.com

بھلائی اور اسی میں ان کا خیر کا راز پوشیدہ ہے اسلام بغاوت اور انتشار اور باہمی اختلاف اور گروہ بندیوں کا بے حد مخالف ہے۔

سبق ۲۰

اپنی حفاظت کا سامان ہر وقت رکھو

اپنی حفاظت ایک فطری لازمہ ہے وہ لوگ یا تو بڑے جاہل ہیں جو اس سے غافل ہیں۔ قرآن نے ہر وقت حفاظت اور خود اختیاری کی تعلیم و تاکید فرمائی ہے اور جنگ و جدال صرف ان لوگوں سے روا رکھی ہے جو ان سے پہل کریں اور یہ وہی ہو سکتے ہیں جو آخرت کے عوض دنیا کو خرید چکے ہیں۔ جن کے نزدیک دنیا ہی دنیا ہے۔ آخرت کی کوئی قیمت نہیں ہے فرمایا:۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ۝ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ	اے ایمان والو! تم اپنی حفاظت کا سامان کرو۔ پس تم تنہا چلو یا جماعت کے ساتھ۔ تم میں

Marfat.com

يُبَطِّئَنَّ ج فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ
مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ
شَهِيْدًا ۝ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ
فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ
تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ
يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ
فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ط
وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ
نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(النّسآء — ۱۱)

کچھ لوگ ایسے ہیں (یعنی منافق)
جو بیٹھ رہتے ہیں اگر تم پر مصیبت
آتی ہے تو کہتے ہیں خدا نے ہم
پر انعام کیا کہ میں ان کے ساتھ نہ
تھا اور اگر تم کو خدا کا فضل پہنچتا ہے
تو اس طرح کہیں گے گویا تم میں
ان میں کوئی دوستی ہی نہ تھی
کاش میں ان کے ساتھ ہوتا تو
میں تو بہت ہی کامیابی حاصل
کرتا۔ پس چاہیئے کہ وہ اللہ کے
راستے میں ان سے لڑیں جنھوں
نے آخرت کے عوض میں دنیا
کو خرید لیا ہے اور جو لڑے
گا اللہ کے راستے میں پس شہید
ہوا یا غالب آیا تو ہم ان کو جلدی
بہت بڑا اجر دینگے۔

Marfat.com

سبق ۲۱

آداب جہاد کی تعلیم

جہاد اور جنگ میں بڑا فرق ہے لوگوں نے جنگ کو جہاد سمجھ لیا ہے اور اسلام پر بہتان کے پل باندھ دیئے ہیں۔ جہاد صرف اللہ کے لئے ہو گا۔ اللہ کے علاوہ کوئی اور مقصد ہو گا تو جہاد نہ ہو گا؛ جنگ ہو گی اگرچہ صورت میں دونوں ایک ہی ہوں۔ اسی طرح جہاد میں قرآن و حدیث کی جملہ پابندیاں لازمی اور ضروری ہیں اگر وہ نہ ہوں تو جنگ تو ہو گی لیکن جہاد نہ ہو گا اس جگہ بعض آداب جہاد ارشاد ہوئے ہیں۔ فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ	اے مومنو جب تم اللہ کے راستے میں نکلو تو تحقیق کر لیا کرو جو تم کو سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو تم دنیاوی زندگی کی پونجی چاہتے ہو۔ اللہ ہی کے نزدیک بہت

Marfat.com

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ز فَعِنْدَ اللّٰهِ
مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ط كَذٰلِكَ كُنْتُمْ
مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
فَتَبَيَّنُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ٥ لَا
يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ
وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ط
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى
الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ط وَكُلًّا
وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط وَ
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى
الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ٥
(النسآء - ۳)

ہی ساماں ہے تم اس طرح
اس سے پہلے بھی تھے تو اللہ نے
تم پر احسان فرمایا۔ پس تم تحقیق
کرلیا کرو، بیشک اللہ جو تم کرتے
ہو اس سے خبردار ہے مومنوں
میں بلا سبب و حرج بیٹھ رہنے
والے ہیں وہ ان کے برابر نہیں
ہیں جو اللہ کے راستے میں
اپنے مالوں اور جانوں سے
جہاد کرنے والے ہیں اللہ نے
بیٹھنے والوں پر جہاد کرنے
والوں کو درجہ دیا ہے اور
ہر ایک سے بہترین وعدہ فرمایا
ہے اور مجاہدین کو بیٹھنے والوں
کے مقابل میں بڑا اجر اور
ثواب دیا ہے۔

Marfat.com

تشریح:۔

زکوٰۃ دے کوئی اگر زیادہ ہو تو نگری

بکھیرے اناج تُو تو فصل ہو ہری بھری

چھٹیں جو ڈالیاں تو ہو نمو درخت کی

کٹیں جو چند گردنیں تو قوم کی ہو زندگی

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیاۃ ہے

شہید کا لہو جو ہے وہ قوم کی زکوٰۃ ہے

مجاہد و شہید کی یہ بانکپن عجیب ہیں

حیات اگر حیات ہے تو موت بھی حیات ہے

سبق ۲۲

انصاف کے قیام کے باعث بنو

عدل اور انصاف خدا کی صفات ہیں۔ جو لوگ ان سے متصف ہیں وہ خدا کے ایک بڑے عطیہ سے سرفراز ہیں اور ان سے محروم ہیں وہ ایک بڑے انعام سے محروم ہیں قرآن اپنے ہر ماننے والے سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عدل و

Marfat.com

انصاف کا پیکر بن جائے۔ فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۚ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

(النساء ۔ ۳)

اے ایمان والو! تم عدل و انصاف کے قیام کے باعث بنو۔ اللہ کے لئے گواہ بنو۔ اگرچہ خود تمہاری جانوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہو خواہ وہ مالدار ہو یا تنگدست پس اللہ ان دونوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور تم خواہشات اور جذبات کی تابعداری نہ کرو کہ انصاف نہ کر سکو اور اگر تم نے زبان دبائی یا اعتراض کیا تو یقیناً اللہ خوب خبردار ہے جو تم کرتے ہو۔

تشریح:۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں نجات دینے

Marfat.com

والی ہیں (۱) فقیری اور مالداری دونوں حالتوں میں درمیانہ اور اوسط زندگی گذارنا۔ (۲) ظاہر اور باطن میں خدا کا خوف کرنا۔ (۳) خوشی اور غصہ دونوں حالتوں میں انصاف کرنا۔

اس کے تفصیلی واقعات میری کتاب تاریخ اسلام کامل میں ملاحظہ ہوں:۔

سبق ۲۳

خدا رسول اور کتاب پر ایمان لاؤ۔

تمام نیکیوں کا سرچشمہ اللہ رسول اور قرآن پر ایمان ہے کہ زندگی کے دینے والے خدا نے اپنے رسول اور اپنی کتاب کے واسطے سے زندگی کے بناؤ سنوار اور بقاء و تحفظ کے جملہ قوانین سے باخبر کر دیا ہے اور دنیا و آخرت کی حقیقی اور ابدی ترقیوں کا راز اسی میں پوشیدہ کر دیا ہے مومن کہلانا مقصود نہیں بلکہ مومن بننا منظور ہے۔ اور فرمایا۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا | اے ایمان والو۔ ایمان لاؤ

Marfat.com

بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ط وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا ۝

(النسآء ۲۰)

اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور اس کتاب پر جسے اس نے اپنے رسولؐ پر اتارا ہے۔ اور ان کتابوں پر بھی جو اس سے پہلے نازل ہوئی ہیں اور جو انکار کریگا اللہ اور اسکے فرشتوں کا اور اس کے رسول کا اور آخرت کے دن کا تو وہ کھلی ہوئی گمراہی میں ہوگا۔

تشریح: عرب کے سیدھے سادھے لوگوں اور ان کے توسط سے سارے عالم کے لوگوں کے سامنے یہ سادے سے اصول رکھے گئے تھے جس پر چل کر دنیا نے دیکھا کہ انہوں نے کہا مانا پھر مغرب یورپ اور امریکہ کے تمام عقلمندوں نے ان سے ہٹ کر آج جن برائیوں میں مبتلا ہیں وہ بھی سب ہمارے اور آپ کے سامنے ہے۔

Marfat.com

سبق ۲۴

کافروں کو سرپرست نہ بناؤ

کفار وہ ہیں جو اسلام کا انکار کریں پھر ان میں بعض تو وہ ہیں جو اسلام سے مصالحت رکھتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو اسلام سے جنگ کرتے ہیں۔ پہلے گروہ سے تعلق رکھنے میں کسی قسم کا حرج نہیں ہے البتہ وہ لوگ جو اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے درپے ہوں ان سے دوستی کرنا اور انکو سرپرست ٹھہرانا منافقت ہے جسکا انجام اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ فرمایا:۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ٥ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ج وَلَنْ

اے مومنو! تم مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو سرپرست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالےٰ کے بارے میں اپنے اوپر کھلی ہوئی دلیل بنالو۔

بیشک منافق جہنم کے سب سے نیچے درجے میں ہوں گے اور

Marfat.com

تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ○ (النساء - ۲۱)	آپ ہرگز ان کے لیے کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔

تشریح :- منافق اسے کہتے ہیں جو ظاہر میں مسلمان ہو اور باطن میں کافر ہو۔ ایسا شخص جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوگا اور جو شخص کافروں سے دوستی رکھے گا اس کا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔ لہذا مسلمان کو خدا ہی کی دوستی اور مدد پر بھروسہ رکھنا چاہیئے کہ وہی ان کا دوست ہے۔

سبق ۲۵

عہد کو پورا کرو

عہد اور وعدے کا پورا کرنا دین کی نشانی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے ایفائے عہد کی صفت نہیں اس کے دین نہیں ہے۔ پھر ایفائے عہد کا سب سے پہلا حقدار خود ہمارا رب ہے جس کو ہم نے معبودِ حقیقی بنانے کا عہد کیا ہے اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جن کو ہم نے

Marfat.com

اپنا آقا اور آخری نبی مانا ہے پھر ہر وہ شخص ہے جس سے ہم شرع کے اندر رہ کر وعدہ اور عہد کریں۔ فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَکُمْ بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۝ (سورۃ مائدہ ۔ ۱)	اے مومنو! تم عہدوں کو پورا کرو۔ تمہارے لئے تمام چوپائے سوائے ان کے جن کی تلاوت کی گئی ہے حلال کئے گئے ہیں۔ علاوہ بریں کہ تم حالت احرام میں ان کا شکار کرو۔ تحقیق اللہ جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے ۔

تشریح :۔ اس جگہ جانوروں کی حلت اور حرمت کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ کچھ لوگ جو تازہ تازہ یہودیت اور نصرانیت اور شرک سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہوئے تھے وہ اپنے فاسد عقیدوں کی بنا پر بعض حلال جانوروں کو بھی نہیں کھاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس پر تنبیہ کی کہ ایک بار صدق دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا شریعت کے ہر حکم کو اپنے اوپر واجب کرتا ہے اس اقرار کے بعد اب بعض کو اپنی مرضی سے لینا اور بعض کو ترک کر دینا جائز نہیں کہ یہ ایفائے

Marfat.com

عہد ہے جو اسلام اور کلمہ کے ذریعے سے کیا ہے ۔

سبق ۲۶

اللہ تعالیٰ کے حدود کو نہ توڑو اور نیکی پر باہم مدد کرو

خدا کے شعائر اور خدا کے حدود کی عظمت و عزت عین خدا کی عظمت و عزت ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں احکام ارشاد فرمائے ہیں ان سے ہم مسلمان سبق لے سکتے ہیں کہ ہر روز بلکہ ہر ساعت اور ہر لمحہ کس قدر بے دردی کے ساتھ خدا کے شعائر اس کے حدود اور اس کے احکام کو توڑتے اور کچلتے ہیں اور پھر بھی ہم اپنے دعویٰ اسلام اور ادعائے ایمان پر ذرہ برابر شرم محسوس نہیں کرتے ۔ فرمایا ۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَلَا الۡهَدۡیَ وَلَا الۡقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ یَبۡتَغُوۡنَ

اے ایمان والو تم اللہ کے شعائر کو حلال نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینوں نہ قربانی کے جانوروں اور نہ بیت حرام کے قاصدوں

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط
وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ط
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ
اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا م وَتَعَاوَ
نُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص
وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط
اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(سورۃ مائدہ - ۱)

کی حرمت میں کمی کرو۔ جو اپنے رب کے فضل اور اس کی رضوان کو چاہتے ہیں۔ وہاں جب تم حلال ہو جاؤ (یعنی حج سے فارغ ہو لو) تو شکار کر سکتے ہو۔ اور کسی قوم کی دشمنی تم کو حرام پر آمادہ نہ کرے کہ اس نے تم کو مسجد حرام سے روک رکھا ہے اور نیکی اور تقویٰ پر باہمی مدد کرو۔ گناہ اور زیادتی پر باہمی مدد نہ کرو۔ بیشک اللہ سخت بدلے والا ہے۔

تشریح:- ان آیات میں اللہ تعالےٰ کی نشانیوں کی عظمت وحرمت کی تاکید ہے اور حاجیوں کے بڑے مراتب اور اونچے درجات کا اعلان ہے کہ وہ بھی اللہ رب العزت کی نشانیاں اور اس کے مہمان ہیں۔ آخر میں مسلمانوں کی مقدس زندگی کا مقدس قانون ارشاد ہوا کہ کہیں حج

Marfat.com

اور زیارت سے اپنے کو حدود اللہ سے بلند نہ ٹھیرالینا اور ہر مسلمان خواہ وہ حاجی ہو یا غیر حاجی اس پر لازم ہے کہ کسی قسم کی زیادتی اور ظلم خواہ اپنے لئے ہو یا کسی اور کے لئے ہو پھر خواہ اس نے کبھی اس کو ستایا نہ ہو۔ کسی حال میں اس کے پاس نہ جائے اور ہر حال میں باہمی نیکی پر مدد کرنا چاہیئے۔ ایک بار ایک صحابی نے حضورؐ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ تو اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم مدد کرتا رہ۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کو ظلم سے جسطرح ممکن ہو روک دے۔ (طبرانی)

پس اگر ہر مومن اور مسلم اس پر کمر بستہ ہو جائے کہ جو صورت بھی ہوگی میں ہمیشہ نیکی ہی پر مدد کروں گا۔ یہ کسی حال میں خواہ میرا سب سے قریب تر رشتہ دار ہو۔ اس کو ظلم نہ کرنے دوں گا۔ تو کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ دنیا میں پھر بھی اتنے مظالم رہ سکتے ہیں۔

سبق ۲۷

نماز کی تیاری اور وضو کا حکم!

نماز خداوند عالم کے دربار میں پیشی کے لئے ہوتی ہے۔ اس

Marfat.com

دربار کے آداب سے یہ بھی ہے کہ وہاں جو بھی حاضر ہو پاک صاف حاضر ہو اس کے لئے اللہ رب العزت نے وضو کا طریقہ ارشاد فرمایا۔ یعنی منہ دھونا کہنیوں تک ہاتھ دھونا سر کا مسح کرنا اور پاؤں گٹوں تک دھونا یہ فرائض وضو ہیں۔ فرمایا۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط (مائدہ ۶)	اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑا ہونا چاہو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو دو اور سر کا مسح کرو اور پاؤں کو گٹوں تک دھوؤ۔

تشریح:۔ ان فرائض کے علاوہ بقیہ امور سنت اور مستحب ہیں جیسے بسم اللہ کہنا نیت کرنا۔ گٹوں تک پاؤں دھونا۔ کلی کرنا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔

نماز کے لئے حضورؐ نے قریب ایک ہزار بار تاکید فرمائی ہے اور قرآن حکیم میں ایک سو پینتالیس (۱۴۵) بار ذکر آیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا جس نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس نے دین کو گرا دیا۔ (مشکوٰۃ)

Marfat.com

سبق ۲۸

دشمن کے ساتھ بھی انصاف کرو

یہ صرف قرآن ہی کا امتیازی وصف ہے کہ عدل اور انصاف کے ہر پہلو کو نمایاں کیا اور اس کے دامنوں کو اس قدر پھیلایا کہ دوست اور دشمن سب ہی ان کے سایہ میں پناہ گزین ہوئے۔ قرآن نے دشمن کے ساتھ بھی عدل اور پورے عدل کی تعلیم دی اور اس شان سے دی کہ تقوٰی کا مدار انصاف کو قرار دیا اور اس کے کرنے والے کو مغفرت اور بڑے اجر کی بشارت سنائی۔ فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۝

اے ایمان والو! تم اللہ کے لئے انصاف کو قائم کرنے والے ہو جاؤ۔ تم کو کسی قوم کی دشمنی اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم بے انصافی کرو۔ تم انصاف ہی کرو کہ وہ تقوٰی کے قریب ہے۔

Marfat.com

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝
(مَآئِدَہ — ۲)

خدا سے ڈرتے رہو بیشک جو تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان دار رہے اور ٹھیک کام کرتے رہے بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔

تشریح:۔ تاریخ کے اوراق کو دیکھئے۔ زمانہ شاہد ہے کہ جب اسلام کے مخالفوں نے اسلام پر قابو پایا تو بچوں کو ماؤں کی گود سے لے کے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔ گھروں کو جھاڑ دیا۔ اعضاء کاٹ کاٹ کر تڑپا تڑپا کر قتل اور ہلاک کیا پیاسے اور زخمیوں کو پٹرول پلا کر آگ لگا دی لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ مسلمانوں نے جب ان ہی دشمنوں پر فتح پائی ان کو گورنریاں اور سرداریاں بخشیں اور وہ دیا جس کا ان کو گمان تک نہ تھا۔

Marfat.com

سبق ۲۹

نجات کی تین صورتیں

ذیل کی آیت میں نجات کی تین صورتیں ارشاد ہوئی ہیں۔ اور کیا ہی موثر صورتیں ہیں (۱) پہلی التقویٰ یعنی ظاہر و باطن میں خدا کا خوف اختیار کرنا (۲) وسیلہ کی تلاش کرنا جس کی تشریح نیچے ہے (۳) اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ اور دین کی سربلندی کے لیے ہر ممکن کوشش اور ہر ممکن طاقت کو صرف کرنا۔

ارشاد ہوا۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝	اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف وسیلہ کی تلاش کرو اور اسی کے راستے میں جہاد کرو تاکہ تم نجات پا جاؤ۔

تشریح:۔ وسیلے سے مراد عبادت ہے اور حدیث میں آیا ہے۔ وسیلہ

Marfat.com

جنت میں ایک بلند مقام ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تم لوگ دعا میں مقام وسیلہ کو مانگا کرو"۔ اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی"

اذان کے بعد دعا میں ذات سیدنا محمد الوسیلۃ جو مانگتے ہیں وہ اسی ارشاد کی تعمیل ہے۔ پس جن کو نجات مطلوب ہے انھیں تقویٰ اور وسیلہ اور راہ خدا میں جہاد کرنا چاہیئے کہ جہاد ہی مسلمانوں کی زندگی اور اس کے شرف اور اس کی بزرگی و برتری کی حفاظت کی ذمہ دار ہے مسلمان سپاہی پیدا ہوا ہے۔ سپاہی اس کو زندہ رہنا ہے اور سپاہی رہ کر اس کو مرنا ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہر مسلمان کے لئے واجب عمل ہے۔ اس کو اگر سامنے رکھا جائے تو ایک منٹ بھی ہمارے سرکارؐ کی زندگی مجاہدانہ اور سپاہیانہ زندگی سے الگ نہیں مل سکے گی۔

مسلمان بھی جب تک ایسی زندگی برتتے رہے دنیا اور آسمان کی ترقیاں اس کے قدم چومتی رہیں۔

سیدنا صدیق اکبرؓ راتوں کو اٹھ اٹھ کر ضعیفوں کا کام کرتے تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ راتوں کو اٹھ کر شہروں اور بستیوں کا گشت کرتے تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ راتوں کو اپنے ہزار غلام ہوتے ہوئے بھی ان سے

Marfat.com

کام نہیں لیتے تھے۔ حضرت علیؓ فقر و فاقہ کی زندگی گذارتے تھے اور دن رات غریبوں اور ضرورت مندوں کی خدمت کرتے۔ حضرت عمر و بن عبدالعزیز اپنے ہاتھ سے اپنا جوتا پہنتے اور رات دن خدمت دین اور خدمت خلق میں مصروف رہتے سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے میدانِ جنگ میں بھی رچرڈ شیر دل دشمن اسلام کی خدمت کی تھی پس مجاہدانہ زندگی ہی ہماری نجات ہے۔

سبق ۳۰

اللہ کی نعمتوں کو یاد کیا کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو

اللہ تعالےٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں ان تعدوا نعمت اللہ لاتحصوھا ان کی یاد سے اللہ تعالےٰ کی عظمت اور محبت دل میں سما جاتی ہے جس سے جذبۂ شکر پیدا ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں نعمتیں اور زیادہ ہو جاتی ہیں لئن شکرتم لازیدنکم۔ دوسروں کا بھروسہ دینا اور دنیا کی مختلف قوتوں پر ہوتا ہے۔ لیکن مسلمان کا بھروسہ صرف اللہ اور اللہ پر ہوتا ہے۔ فرمایا:۔

Marfat.com

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ٥

(المائدہ ۵ ـ ۳)

اے ایمان والو! اپنے اوپر تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جبکہ ایک قوم نے چاہا تھا۔ تم پر دست درازی کرے۔ پس اللہ نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تعالے ہی پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

تشریح:۔ توکل کا مفہوم یہ ہے کہ تمام جائز اور شرع کی بتائی باتوں کے متعلق کسی معاملے میں پوری کوشش کرنی لازمی اور ضروری ہے پھر اس کے بعد انجام کے لئے خدا پر چھوڑنا چاہیئے کہ انجام ہر شئے کا اس کے ہاتھ میں ہے۔ مسلم اور غیر مسلم نظریہ میں بس یہی فرق ہے کہ مسلمان کوشش اور طاقت کو کارساز نہیں سمجھتا بلکہ ان سب کے محرک اور خالق خدا کو کارساز جانتا ہے اور غیر مسلم اپنی کوشش اور اپنی طاقت کو کارساز جانتا ہے پس مسلمانوں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

Marfat.com

سبق ۳۱

یہود و نصاریٰ کو اپنا سرپرست نہ بناؤ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○	اے ایمان والو! تم یہود اور نصاریٰ کو اپنا سرپرست مت بناؤ اور جس نے تم میں سے ان کو اپنا سرپرست بنایا وہ انہی میں سے ہوا۔ یقیناً اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔

تشریح:۔ مدینہ منورہ میں جہاں صحابہ کرامؓ رہتے تھے۔ جو اللہ اور رسولؐ کی ہر بات بلکہ ہر اشارہ پر اپنا سب کچھ لٹانے پر تلے ہوئے تھے وہیں شوکت اسلام کو دیکھ کر ایک بڑی تعداد منافقوں کی بھی شامل جماعت مسلمین ہوگئی تھی جو اگرچہ بظاہر اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے لیکن درحقیقت وہ اپنے نصرانی اور یہودی علماء اور سرداروں کی بات مانتے تھے

Marfat.com

اللہ تعالے نے ان آیات میں اس کی شدت سے ممانعت فرمائی۔

سبق ۳۲

مسلمانوں کے سرپرست کون لوگ ہیں

ذیل کی آیات میں اللہ تعالے نے اپنی محبت کا راز فاش فرمایا ہے کہ کون لوگ ہیں جو مسلمانوں کے لئے نرم ہوں ہر معاملہ میں ان کے لئے تابعدار ہوں۔ کفار کے لئے سخت ہوں۔ خدا کے دین میں سعی و کوشش کی ہر راہ پر عامل ہوں اور اس معاملہ میں کسی ملامت کا خوف ان کے دل میں نہ ہو۔ فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائیگا تو عنقریب ہم ایسی قوم کو لے آویں گے جس کو اللہ پسند کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے۔ مومنوں کے لئے نہایت نرم ہوں

Marfat.com

أَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ۝ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝
وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ
اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ع
(مائدہ ۱۵)

اور کافروں پر بہت سخت ہونگے
اللہ کے راستے میں جہاد کرینگے
کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت
سے نہ ڈرینگے ۔ یہ اللہ کا فضل
ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے
تمہارا سرپرست تو اللہ ہے اور
اس رسولؐ کا ہے اور وہ لوگ ہیں
جو ایمان لائے جو نمازوں کو قائم
کرتے ہیں۔ زکوٰۃ خوش دلی سے
دیتے ہیں اور جو بھی خدا اور اس
کے رسولؐ اور مومنوں کو سرپرست
بنائے گا تو اللہ کا گروہ بھی غالب
آنے والا ہے۔

تشریح :- ان آیات میں خدائی محبت کو آشکارا کرنے کے بعد بتایا گیا ہے کہ مومن وہی ہے جو خدا کی محبت سے سرفراز ہو۔ اور خدا کی محبت سے سرفراز وہی ہو سکے گا جس کے اندر مذکورہ بالا صفات

Marfat.com

ہوں گی۔ پھر یہ مومن نماز کا پابند ہوگا۔ زکوٰۃ کو خوشدلی سے ادا کرنیوالا ہوگا اور اس کے تحت جتنے فرائض اور واجبات ہیں ان سب پر پابند ہوگا۔ ایسا مومن مومنوں کا سرپرست ہوگا اور یہ مومن خدائی گروہ میں داخل ہے جس کا خاصہ ہے کہ وہی غالب اور کامیاب ہونے والا ہے۔

اس دور مادیت میں جبکہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم نشان فتح سمجھے جاتے ہیں۔ قرآن نے مسلمانوں کو ان سب سے زیادہ طاقتور ہتھیار دیئے ہیں اور وہ ذیل کے ہتھیار ہیں۔

(۱) خدا سے محبت (۲) خدائی محبت کے لیئے اپنے کو اہل بنانا۔ (۳) مومنوں کے لیئے نہایت نرم ہونا (۴) کفار کے لیئے سخت ہونا (۵) اللہ کے دین کے لیئے ہر ممکن سعی کرنا (۶) کسی ملامت کا اس بارے میں پرواہ نہ کرنا (۷) اللہ رسوؐل اور مسلمانوں کو اپنا سرپرست بنانا۔ یعنی متحد قوت پیدا کرنا اور ہر معاملے میں انہی کو اپنا حکم بنانا۔ یہ سات باتیں ہر فتح و کامیابی کی ضمانت ہیں۔

اور ان آیات نے یہ بھی واضح کر دیا کہ مسلمانوں کے سرپرستوں اور حکمرانوں میں کون کون سے اوصاف ہونے لازمی ہیں

Marfat.com

سبق ۳۳

کفار کی دوستی کیوں نقصان رساں ہے

مسلمانوں کو تاکید سے واضح کر دیا گیا کہ ان کے ولی اور سرپرست صرف اللہ اور رسول ؐ اور مخلص مومن ہی ہیں۔ ان کے علاوہ خواہ مشرک ہوں یا یہود ہوں یا نصاریٰ ہوں۔ یا اور کوئی قوم ہوں یا خود اسلام کا دعویٰ کر کے اسلام سے مذاق کرنے والے ہوں مسلمانوں کے سرپرست نہیں ہو سکتے ہیں۔

فرمایا:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِذَا نَادَيْتُمْ

اے ایمان والو! تم ان لوگوں کو اپنا سرپرست نہ بناؤ۔ جنھوں نے تمھارے دین کو ہنسی مذاق بنا رکھا ہے۔ اہل کتاب اور کفار میں سے۔ تم اللہ ہی سے ڈرتے رہو اگر تم مومن ہو اور جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو

Marfat.com

إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○	تو یہ لوگ ہنسی مذاق کرتے ہیں کیوں کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے :۔

تشریح :۔ اوپر کی آیت میں ایک نقطہ نہایت قابلِ توجہ ہے ، وہ یہ کہ اذان کو سن کر کفار مذاق اڑایا کرتے تھے قرآن نے مثال کے طور پہ صرف اذان ہی کو رکھا ہے حالانکہ اذان نہ فرض ہے نہ واجب نہ عقائد میں داخل ہے ، سنت مؤکدہ ہے لیکن اس کی توہین کو بھی علامت کفر بتایا۔ پس اسلام کی کسی چیز کا مذاق اڑانا کیا ہو گا ؟

سبق ۳۴

حلال کو حرام نہ کرو نہ اس میں پابندی کرو

اسلام لانے کے بعد درحقیقت اپنی کوئی چیز اپنی باقی نہیں رہتی اس اصول کے تحت اپنی مرضی اور اپنی پسند بھی باقی نہیں رہتی عربوں میں اور آج ہم میں بعض لوگ خدا کی حلال کی ہوئی بعض

Marfat.com

چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں۔ خدا نے اس بات سے منع فرمایا ہے:۔

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ o وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ o (مائدہ - ۲)	اے ایمان والو! اللہ نے جو پاک رزق حلال کر رکھا ہے۔ تمہارے واسطے اس کو حرام نہ کرو اور اس میں سرکشی نہ کرو۔ بیشک اللہ سرکش اور زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے اور کھاؤ اس رزق سے جس کو اللہ نے تمہارے لئے حلال طیب مقرر فرمایا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

تشریح:۔ یہ آیت کریمہ دراصل اسلامی معاشیات کی آئینہ دار ہے۔ اسلام نے انسانوں کے لئے جو مفید چیزیں تھیں ان کو حلال کیا گو بظاہر ان میں کچھ ایسی چیزیں ہوں جو مزہ اور صورت کے لحاظ سے بعض حرام چیزوں سے کم ہوں اور جو مضر اور نقصان رساں چیزیں تھیں ان کو حرام قرار دیا۔

Marfat.com

اگرچہ صورت شکل میں وہ اچھی بھی ہو۔ پھر حلال چیزوں کیلئے بھی فرمایا۔ کہ جائز طریقوں سے کھانا۔ زیادتی نہ کرنا اور خدا سے ڈرتے رہنا۔

سبق ۳۵

شراب جوئے اور مشرکانہ پانسوں کی حرمت

اسلام سے پہلے شراب جوا اور مشرکانہ رسوم و عادات کی حکمرانی تھی۔ چونکہ یہ انسانیت کی دشمن تھیں۔ اس لیے اسلام نے ان کا خاتمہ کر دیا اور ساتھ ہی وجہ بھی بیان کر دی کہ ان سے باہمی محبت چلی جاتی ہے۔ بغض اور عداوت پیدا ہوتی ہے۔ خدا کی یاد سے غفلت ہوتی ہے اور نماز سے دوری ہے۔ فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ

اے ایمان والو! بیشک شراب اور جوا اور پانسے کے تیر نجس ہیں۔ شیطان کے کاموں سے ہیں۔ بس ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔ بیشک شیطان

Marfat.com

اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ
وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ
عَنِ الصَّلٰوةِ ج فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج
فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا
عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

(مائدہ - ۱۲)

چاہتا ہے کہ تمھارے درمیان
عداوت اور بغض ڈال دے
شراب اور جوئے کے ذریعہ
سے اور تم کو خدا کی یاد سے اور
نماز سے روک دے. پس
کیا تم باز آنے والے ہو۔ اور
اطاعت کرو اللہ کی۔ اور اطاعت
کرو رسولؐ کی اور ڈرتے رہو
پس اگر تم نے پیٹھ پھیرلی تو جان
لو بیشک ہمارے رسول پر کھلا
ہوا پہنچا دینا ہے۔

تشریح:۔ آج جو دنیا میں محبت عنقا ہو رہی ہے اس کا ایک بڑا سبب یہی ہے! جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ یعنی نظام جاہلیت :۔

Marfat.com

سبق ۳۶

حالت احرام میں شکار نہ کھیلو

یہ آیت حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے ہے کہ حج یا عمرہ کے احرام باندھنے کے بعد جو چند حلال باتیں حرام ہو جاتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ شکار کرنا بھی حرام ہو جاتا ہے یہاں تک کہ حج یا عمرہ سے فراغت حاصل کر لی جائے فرمایا۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْتُلُوا۟ ٱلصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُۥ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ ٱلنَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِۦ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًۢا بَٰلِغَ ٱلْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّٰرَةٌ طَعَامُ مَسَٰكِينَ

اے ایمان والو! تم شکار نہ قتل کرو درآنحالیکہ تم حالت احرام میں ہو اور تم میں جو شخص جان بوجھ کر ایسا کرے گا تو اس کا بدلہ مثل اس شکار کے حلال چوپایوں سے ہے جس کا فیصلہ تم سے دو انصاف پسند لوگ کریں گے۔ یہ خانہ کعبہ پہنچایا جائے گا یا مسکینوں کو

Marfat.com

أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ أَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

اس کے برابر معاوضہ میں کھانا کھلایا جائے گا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہوگا تو اس کے برابر روزے رکھے جائیں گے تاکہ وہ شکاری اپنے کئے کا مزہ چکھ لے پھر جس نے دوبارہ یہ کیا تو اللہ اس سے بدلہ لے گا۔ اور اللہ غالب اور بدلہ والا ہے:۔

تشریح:۔ حج محبت الٰہی اور جمال جہاں آرا کے دیدار کے لئے ایک فرض مقرر ہوا ہے اور یاد آخرت کو دل میں بٹھانے کے لئے عرفات اور کعبہ جایا جائے۔ اس لئے شکار ممنوع ہوا کہ یہ تشریح ہے:۔

Marfat.com

سبق ۳۷

ہر چیز دریافت کرنیکی ممانعت

بعض لوگ ہر چیز میں بال کی کھال نکالنے کے عادی ہوتے ہیں. کلام خدا اور کلام رسول میں بھی اس سے باز نہیں آتے ہیں قرآن حکیم نے ایسے لوگوں کی مذمت کی ہے اور فرمایا بات بات پر مباحثہ اور بات کی کھال نکالنا بری بات ہے۔ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ ط عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

اے ایمان والو! تم ان باتوں کو نہ دریافت کیا کرو جن کو اگر ظاہر کیا جائے تو تم کو ناگوار ہو اگر قرآن پاک کے نازل ہوتے وقت دریافت کیا کرو تو ظاہر کردی جایا کرے۔ اللہ نے اس سے پہلی غلطیوں کو معاف کیا اور اللہ بخشنے والے اور رحم

Marfat.com

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ○

کرنے والے ہیں۔ تم سے پہلے ایک قوم نے ان کا سوال کیا تھا تو وہ کافر ہو گئی تھی۔ ان سوالات کی بنا پر۔

تشریح: عرب کے لوگ بات چیت پر چونکہ جھگڑنے کے عادی تھے اس لئے کچھ لوگ شروع میں قرآن کریم میں بھی یہ طریقہ اختیار کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک راوی روایت کرتے ہیں آپؐ نے بحث مباحثہ سے کثرت سوال سے اور مال کے ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے (ترمذی جلد ۲)

ایک اور روایت میں آیا جو میں نے تم کو دیا اسے لے لو۔ جس بات سے روکا ہے اس سے رک جاؤ۔ کیوں کہ اگلی امتیں اپنے نبی سے کثرت سوال اور کثرت اختلاف کی وجہ سے برباد کر دی گئی ہیں (طبرانی)

Marfat.com

سبق ۳۸

اپنی جانوں کی خبر گیری کرتے رہو

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے اور اب تو اکثر لوگوں کی عادت بن گئی ہے کہ دوسروں کو راستہ بتائیں گے لیکن اپنے راستے کی خبر نہ لیں گے ان کو یہ تنبیہ ہے کہ تم اپنی خبر گیری لیتے رہو نیز یہ اس وقت کے لئے بھی ہے کہ اگر نیک راستہ بتایا جائے اور پھر کوئی عمل نہ کرے تو بتانے والے پر اس کا کوئی وبال نہ ہو گا۔

فرمایا:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ ج لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ ط اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ o

(مائدہ - ۱۴)

اے ایماندارو! تم پر تمہاری جانوں کی خبر گیری لازم ہے جب تم ہدایت یافتہ ہو گئے تو تم کو کسی کی گمراہی نقصان رساں نہ ہو گی تم سب کی واپسی اللہ کی طرف ہے جو تم کرتے ہو اس سے خبر دار کر دے گا۔

Marfat.com

تشریح:- تبلیغ دین اور اشاعت خیر ہر مسلمان پر بقدر طاقت ضروری ہے جو یہ نہیں کرتا ہے وہ مجرم ہے۔ البتہ تبلیغ دین اور امر معروف و نہی منکر کے بعد اس پر کچھ نہیں رہتا ہے۔ خواہ کوئی عمل کرے یا نہ کرے اس کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نیکی کا راستہ بتایا اس کو کرنے والوں کی نیکیوں کی اجر کے مطابق اجر ملے گا اور ان نیک کاروں کے اجر سے کچھ کمی نہ ہوگی۔

(بخاری)

اور جس نے نیک بات بتائی اور کسی نے اس پر عمل نہ کیا تو بتلانے والا کا اجر ثابت ہوگیا۔ (طبرانی و کنز العمال)

سبق ۳۹

وصیّت کے وقت گواہی کا حکم

آج ہمارے اندر جو بہت سے اختلاف اور جھگڑے ہیں ان کا ایک بڑا سبب تقسیم جائداد کا غیر شرعی نظام ہے

Marfat.com

جائداد اور وصیت کے متعلق کیا صورت کی جائے۔ اس کی ایک
شکل یہاں بیان ہوئی ہے۔ فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ
بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ
ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ
مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ
ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ
فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ
الْمَوْتِ ط تَحْبِسُوْنَهُمَا
مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ
فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ
اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ
بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ
ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ
اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ
فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا

اے ایمان والو! جب تم کو موت
آوے تو وصیت کے وقت
اپنے میں سے دو انصاف
پسند لوگوں کو یا اپنے علاوہ
دوسرے لوگوں میں دو آدمیوں
کو گواہ بنا لیا کرو اگر تم سفر میں
ہو اور تم کو موت آجاوے نماز
کے بعد ان دونوں کو روک
رکھو وہ قسم کھائیں اللہ کی اگر
تم شک کرو کہ ہم اس سے
کوئی فائدہ نہ خریدیں گے
ہمارے اگرچہ وہ قرابت دار
ہی ہوں اور ہم گواہی نہ چھپائینگے
ورنہ ہم گنہگاروں سے ہونگے
پس اگر یہ ظاہر ہو کہ یہ دونوں گناہ

Marfat.com

اسْتَحَقَّا اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْ
مٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ
اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ
فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا
اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا
اعْتَدَيْنَا ۖ اِنَّا اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِا
لشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ
اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ
بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الْفٰسِقِيْنَ ۝

(مائدہ - ۱۰۶-۱۰۸)

کے مستحق ہوئے ہیں تو ان کی
جگہ دو دوسرے دو گواہ کھڑے
ہوں گے۔ جن کا حق دبا ہے
ان میں جو بہت نزدیک ہوں
اور وہ دونوں قسمیں اللہ کی
کھائیں گے کہ ہماری گواہی
ان دونوں کی گواہی سے زیادہ
بہتر اور زیادہ حق ہے اور ہم
زیادتی نہ کریں گے ورنہ ظالموں
میں سے ہوں گے یہ بات زیادہ
قریب ہے کہ راہ پاویں اور
ڈریں کہ ہماری قسم ان کی قسم سے
الٹی پڑے گی اور ڈرتے رہو
اور سنو کہ اللہ بے حکم لوگوں کو
راہ نہیں دیتا ہے۔

تشریح:- اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کے لئے حصے مقرر کر دیئے ہیں۔

Marfat.com

جس کا ذکر سورۃ النساء رکوع ۲ (۲) میں تفصیل سے موجود ہے۔ اب کسی وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں ہے۔ البتہ یہ وصیت ہو سکتی ہے۔ کہ فلاں وارث میری جائداد سے کام کرے۔ اگر وراثت کے مسئلہ کو شرعی طور سے حل کیا جائے تو آج بہت سے جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں۔

سبق ۴۰

جہاد میں پیٹھ نہ پھیرو

اسلام نے مسلمانوں کو موت سے نہ صرف بے خوف کر دیا بلکہ موت کو محبت الٰہی کا نشان قرار دیا اور مسلمانوں میں موت ایسی محبوب اور مرغوب چیز بن گئی کہ راہِ خدا میں موت کی ہر مسلمان دل سے آرزو کرنے لگا۔ سچے مسلمانوں کو حکم ہوا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ	اے مومنو! جب تم کافروں سے میدانِ جنگ میں مدِمقابل ہو تو پیٹھ نہ پھیرو اور جس نے

Marfat.com

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ط

(سورۂ انفال رکوع ۲)

پیٹھ پھیری اس روز سوائے ہنر کرتا ہوا یا اپنے گروہ سے ملتے ہوئے۔ تو وہ مستحق ہوا اللہ کے غضب کا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بڑی جگہ ہے۔

تشریح:- جہاد کے میدان سے پیٹھ پھیر کر چلے آنا گناہِ عظیم ہے۔ ایک بار سرکارِ رسالت پناہ سے کسی نے بڑے بڑے گناہوں کی بابت دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ سب سے بڑا گناہ خدا کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے اور بغیر خطا کسی جان کو مار ڈالنا ہے اور میدانِ جنگ سے منہ موڑنا ہے۔ (مسلم شریف جلد اوّل) البتہ داؤ کرنا یا اپنی جماعت سے ملنے کے لئے پیٹھ پھیرنا روا ہے اس کے سوا بھاگنا کسی صورت سے جائز نہیں۔

Marfat.com

سبق ۱۴

ہر حال میں خدا ہی کی طاعت کرو

مبارک ہے وہ زندگی جو خدا اور رسول کی تابعداری میں گذرے اور نہایت پاکیزہ ہے وہ روح جس کی ہر تڑپ اللہ اور صرف اللہ کے لئے ہو۔ ذیل کی آیات میں اطاعت خدا ورسول کی تاکید فرمائی گئی ہے اور مسلمانوں کو کفار و منافقین کے طرز عمل سے روکا گیا ہے۔ فرمایا:۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝

اے ایمان والو! حکم پر چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے اور اس سے نہ پھرو سن کر۔ اور ویسے مت ہو۔ جنھوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ سنتے نہیں ہیں۔ تمام جانوروں سے بدتر وہ ہیں اللہ کے نزدیک جو بہرے اور گونگے ہیں اور نہیں عقل رکھتے ہیں۔

Marfat.com

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ (سورہ انفال - ۳)

اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی جانتا تو ضرور سنواتا، اور اگر آپ کبھی سنا دے تو الٹے منہ پھیریں۔

تشریح:- ان آیات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے خاص ہم ہی لوگوں کو دیکھ کر یہ احکام نافذ فرمائے ہیں۔ کیا آج یہ واقعہ نہیں کہ ہم سب سنتے ہیں پھر بھی روگردانی میں مصروف ہیں اور سب جانتے ہیں پھر بھی انجان بنے ہوئے ہیں یقیناً خدا کے نزدیک سب سے بدتر جانور وہ ہے جو حق کو نہ سنے اور بولنے والا ہو کر خیر نہ بولے۔

سبق ۴۲

خدا اور رسولؐ کی اطاعت ہی میں تمہاری زندگی ہے

اللہ تعالیٰ کی کسی بندے سے کوئی رشتہ داری نہیں۔ اس کو وہ محبوب ہے جو اس کا اور اس کے رسولؐ کا مطیع ہے۔ اور وہ ناپسند ہے جو اس کا اور اس کے رسولؐ کا سرکش ہے۔ اللہ پاک نے

Marfat.com

اپنے لطف و کرم سے یہ بھی واضح کر دیا کہ خدا اور رسولؐ کی اطاعت کیوں ضروری ہے۔ فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۝ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

(انفال-۳)

اے ایمان والو! مانو حکم اللہ رسول کا جبکہ اس کام کی طرف بلائے جس میں تمہاری زندگی ہے اور جانو کہ اللہ تعالےٰ آدمی اور اس کے دل کو روک لیتا ہے اور تم سب اسی کی طرف جمع ہو گے اور بچتے رہو اس فساد سے جو صرف ظالموں ہی پر نہیں پڑے گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

تشریح:۔ آیت کا عموم ہر حکم الٰہی اور ہر حکم نبویؐ پر مشتمل ہے لیکن اس جگہ جہاد کے لئے خاص طور سے یہ احکام نازل ہوئے تھے کہ تم میں اے مسلمانو بعض کمزور ایمان لوگ جہاد سے منہ چراتے ہیں تو یقین جانو کہ جہاد ہی میں تمہاری دینی اور قومی زندگی پوشیدہ ہے

Marfat.com

اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھو کفار اور مشرکین کا جو فتنہ ہے یا خدا کا جو عذاب ہے اس میں صرف گناہ گار ہی مبتلا نہ ہوں گے بلکہ جب عذاب آجائے گا تو گناہ گار اور بے گناہ سب مبتلا ہوں گے۔ پس جہاد اور اطاعت سے اس عذاب کو روکو۔ کیا یہ آیات اور کھلی ہوئی تنبیہ آج کل کے مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے۔؟

واقعتاً ہم نے خدا کے معاملہ میں بڑے ظلم کئے ہیں۔ ہم میں جو نیک لوگ اور علماء اور اتقیاء ہیں ان میں سے کچھ حضرات نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم تو نیکیاں کرتے ہیں ہم کو کیا کرنا ہے اور جو عام مسلمان ہیں وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ یہ تو علماء کا فریضہ ہے کہ دین کو پہنچائیں۔ ہم کو کیا کرنا ہے۔ اس نقشہ سے قرآنِ حکیم نے آج سے بہت پہلے کھلے لفظوں میں مطلع کر دیا تھا۔

پس ہم میں ہر شخص کو کمر ہمت کس لینا چاہیئے۔ اسلام مٹنے کے قریب آگیا ہے۔ کفر کا غلبہ ہو چکا ہے۔ ابلیس اپنی پوری خباثت کے ساتھ نظامِ عالم کو تہ و بالا کر رہا ہے۔ یعنی نظامِ عالم اپنی جگہ سے ہٹ چکا ہے۔ ضرورت ہے ہر مسلمان خدا اور رسول کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کرے اور دین کی راہ میں جہاد خواہ قلمی ہو یا سیفی یا مالی ہو یا بدنی۔ پوری تنظیم کے ساتھ اور پورے جوش کے ساتھ اور پورے

Marfat.com

اخلاص کے ساتھ دین کو بلند کرنے میں کرے۔ اس میں مسلمانوں کی زندگی ہے۔

سبق ۴۳

خدا سے ڈرنے کا ثمرہ کیا ہے

جہاد میں بے اعتدالیوں کا بھی اندیشہ تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ڈر کی تاکید فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا کہ جو مجھ سے ڈرتے رہیں گے ان کی زندگی کی صورت کچھ اور ہی ہوگی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

(انفال - ۴)

اے ایمان والو! اگر تم خدا سے ڈرتے رہے اور پرہیزگاری کی زندگی اختیار کی تو وہ تم کو حق و باطل میں فرق کرنے والی زندگی بخشے گا اور تم سے تمہاری برائیاں دور فرما دے گا۔

تشریح:۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ (پرہیزگاری) ہر نیکی کی جڑ اور

Marfat.com

بھلائی کی اصل اساس ہے۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور پرہیزگاری والی زندگی اختیار کی۔ خداوند عالم نے واقعی ان کو امتیاز بخشا جس کی کوئی مثال اس قسم کی زندگی کے باہر تلاش کرنا بے فائدہ اور بے نتیجہ ہے۔ کیا حضرت امام اعظمؒ نے ہزارہا برس کی زندگی پائی تھی؟ کیا امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ کیا حضرت معین الدین چشتیؒ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ، حضرت زکریا ملتانیؒ وغیر علماء و اتقیاء نے عام انسانوں سے بہت زیادہ عمریں پائی تھیں؟ نہیں اور نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ بادشاہوں اور حکمرانوں، لیڈروں اور سرداروں کے نام تو مٹ گئے۔ لیکن ان کا نام آج بھی زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ یہ ہے تقویٰ کا نتیجہ۔

سبق ۴۴
نکھرا ہوا ایمان

اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے کے بعد کوئی چیز اپنی نہیں رہتی

Marfat.com

یہاں تک کہ ماں باپ بیٹا بھائی شوہر بیوی، مال، اسباب تجارت، گھر بار کی محبت بھی خدا کے مقابل کچھ درجہ نہیں رکھتی مومن کے سامنے بس ایک اور صرف ایک ہی ہستی اللہ رب العزت کی ہوتی ہے۔ اسی کے لئے وہ جیتا ہے اسی کے لئے مرتا ہے. اور اسی کے لئے ہر کام کرتا ہے۔ فرمایا.

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوٓا۟ ءَابَآءَكُمْ وَإِخْوَٰنَكُمْ أَوْلِيَآءَ إِنِ ٱسْتَحَبُّوا۟ ٱلْكُفْرَ عَلَى ٱلْإِيمَٰنِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ۝ قُلْ إِن كَانَ ءَابَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَٰنُكُمْ وَأَزْوَٰجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَٰلٌ ۝ ٱقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَٰرَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا

اے ایمان والو! اپنے باپوں اور اپنے بھائیوں کو بھی اپنا سرپرست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان کے مقابل میں پسند کرتے ہوں اور جو بھی انکو ولی اور سرپرست بنائے گا. وہ ظالم ہوگا.

کہدیجئے اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور بھائی، اور شوہر و بیوی اور اہل خاندان اور وہ مال جن کو تم نے کمایا ہے اور وہ تجارت جس کے سستے ہونے کا تم کو ڈر رہتا ہے۔ اور رہنے

Marfat.com

وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ع

(توبہ - ۳)

والے ٹھکانے تم کو زیادہ پیارے ہیں اللہ سے اور اسکے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو تم یہاں تک انتظار کرو کہ خدا اپنا حکم لے آوے اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

تشریح:- اللہ اور رسول کی محبت کی جان پہچان جہاد ہے خواہ کوئی کتنا ہی زیادہ خدا کی محبت خدا کی محبت رٹتا رہے لیکن اگر وہ جہاد اور خدا کے دین کی بلندی کی کوشش نہیں کرتا تو وہ اپنے دعوے اور اپنی رٹ میں جھوٹا ہے اور خدا نے اسے فاسق قرار دیا ہے۔ ایسا فاسق کہ اس کی ہدایت نہ ہو۔ خدا پر ایمان لانے کا مفہوم ہی یہ ہے کہ آج سے ماسوی اللہ کی محبت اور عظمت دونوں سے اس نے انکار کیا اور اب سے خدا کی بنائی ہوئی ہر محبت اور اطاعت کو اس نے اپنے اوپر واجب اور لازم قرار دیا۔ اس عہد و پیمان کے وفا کرنے کے کئی کٹھن مواقع ہیں۔ جس میں اکثر کا تذکرہ خود اس جگہ پر موجود ہے یعنی ایک طرف خدا اور رسولؐ کی محبت و اطاعت اور دوسری طرف ماں، باپ، بھائی، بہن،

Marfat.com

دوست و احباب۔ مال و اسباب۔ کاروبار۔ مکان و سامان کی محبت ہے۔ اب اگر کوئی خدا اور رسولؐ کا وفادار ہے تو وہ لازمی طور سے ان میں سے کسی ایک کا کہنا خدا اور رسولؐ کی نافرمانی میں نہ مانے گا۔ اور ان میں سے کسی ایک کی محبت اس کو جہاد فی سبیل اللہ اور خدمت دین سے نہ روک سکے گی۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو وہ سب کچھ تو ہوتا ہے لیکن خدا کا دوست اور ایک مومن نہیں ہو سکتا۔ کاش آج کے مسلمان ان آیات کو سمجھتے۔

سبق ۴۵

جہاد کن لوگوں پر کیا جائے

اسلام، امن و سلامتی کا پیامبر اور شر و فساد کا دشمن ہے۔ اسلام نے تمام عالم کو امن و امان کا پیام پہنچایا ہے لیکن جو لوگ اس مقدس مقصد میں حائل ہوں اسلام ان سے جہاد کا حکم دیتا ہے۔ تا آنکہ وہ سرکشی سے باز آویں اور اطاعت قبول کریں۔

Marfat.com

فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا
الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا
يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ج وَ
اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ
يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ
اِنْ شَآءَ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ۝ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا
بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا
يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى
يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ
هُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ ع

(توبہ - ۳)

اے ایمان والو! یقیناً مشرک لوگ نجس ہیں۔ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ جائیں اگر تم مفلسی سے ڈرتے ہو تو عنقریب خدا اپنے فضل سے تم کو مالدار کر دے گا اگر چاہے گا بیشک اللہ تعالےٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

تم ان لوگوں میں سے قتال کرو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہیں اور نہ جنکو اللہ اور اسکے رسول نے حرام کہا ہے۔ اسے حرام کرتے ہیں اور نہ دین حق اختیار کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنکو کتاب دی گئی یہاں تک وہ جزیہ دے دیں ایک ہاتھ سے اور وہ فقیر ہوں۔

Marfat.com

سبق ۴۶

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا خطرناک انجام

ذیل کی آیات میں یہود و نصاریٰ کے پیشواؤں کی بد باطنی کو ظاہر کرنے کے بعد مال جمع کر کے پھر اس میں سے خرچ نہ کرنے کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ یہ آیت زکوٰۃ دینے والوں کے لئے کیسی عبرت ناک تنبیہ ہے۔؟

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ	اے ایماندارو! بہت سے یہودیوں اور نصریٰ کے مذہبی پیشواء لوگوں کے مال باطل طریقہ پر کھاتے ہیں اور لوگوں کو خدا کے راستے سے روکتے ہیں اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو خزانہ بناتے ہیں اور اس میں سے اللہ تعالے کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ہیں۔

Marfat.com

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

انکو آپ دردناک عذاب کی خوشخبری دیدیجیے جس دن جہنم کی آگ انکو گرم کریگی پھر اس سے ان کی پیشانیاں پہلو اور پیٹھیں داغی ہو جائینگی کہ یہ وہ ہے جس کو تم نے اپنی جانوں کے لئے جمع کیا تھا سو مزہ چکھو جو تم نے جمع کیا تھا۔

(التّوبہ - ۵)

سبق ۴۷

جہاد سے منہ چوری کرنیوالوں کا انجام

جہاد اسلام کا فریضہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد قیامت تک کے لئے جاری ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ نے سوال کیا۔ سب سے بہتر عمل خدا کے نزدیک کیا ہے فرمایا خدا پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ جہاد

Marfat.com

کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ تلوار کا جہاد بدرجہ مجبوری ہے اور اس میں بھی خاص شرائط ہیں بغیر اس کے تلوار کا جہاد ممکن نہیں ہے البتہ دین کی ترقی اور غلبۂ اسلام کے لئے نقل و حرکت یا اور جماعت کے ساتھ ملکر دین کو عروج دینے کی سعی کرنا یہ ہر وقت فرض ہے فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(توبہ - ٦)

اے ایمان والو! تم کو کیا ہو گیا ہے جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے راستے میں نکلو تو تم زمین پر بھاری بن جاتے ہو۔ کیا تم نے دنیاوی زندگی کو آخرت کی زندگی کے مقابل میں پسند کر لیا ہے۔ پس دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل میں ایک قلیل پونجی ہے اگر تم نہ نکلے تو تم کو خدا دردناک عذاب دے گا۔ اور تمہاری جگہ دوسری قوم بدل دے گا تم اس کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

Marfat.com

تشریح :۔ اوپر کی آیات میں کس قدر بلاغت اور فصاحت سے جہاد کی ترغیب دی گئی ہے اور حیرت سے اللہ پاک ان لوگوں سے سوال فرماتے ہیں جو جہاد سے منہ چوری کرتے ہیں کہ تم کو کیا ہو گیا ہے جب تم سے جہاد کے لئے جانے کو کہا جاتا ہے تو زمین سے لگ جاتے ہو اور نکلنے کا نام تک نہیں لیتے۔ فرمایا کیا تم نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابل میں پسند کر لیا ہے۔ یاد رکھو دنیا تو آخرت کے مقابلے میں ایک حقیر شے ہے اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تم کو دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ دوسری قوم کو لے آئے گا اور تم خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے وہ ہر بات پر قادر ہے۔

کیسی صاف اور واضح نشانیاں ہیں اور کس قدر صریح تاکید اور تفہیم ہے پھر کیا یہ واقعہ نہیں کہ ہم نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا ہی کو پسند کیا۔ تم میں جو مزدور ہے۔ جو کاشتکار ہے۔ جو مال دار ہے۔ جو غریب ہے جو افسر ہے جو ماتحت ہے کیا آج اس کی اکثریت کا یہ حال نہیں کہ صبح سے رات تک اور رات سے صبح تک بڑے مزے اور بڑے ہی اطمینان سے اپنی مزدوری اپنی کاشتکاری اپنی مال داری اپنی غریبی اپنی افسری اور اپنی ماتحتی کے خیالات میں غرق ہے۔ بتایئے کتنے لیسے ہیں جو خدا کے سامنے حاضری اور خدا کے سامنے حضوری

Marfat.com

کا خیال تک دل میں لاتے ہیں۔ پھر انجام کار بھی ملاحظہ ہو کہ ستر کروڑ سے زائد ہو کر بھی محکومیت ہے۔ غلامی ہے۔ مفلسی ہے۔ ذلت ہے۔ حقارت ہے۔ اب بھی توبہ کرو۔ خدا توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے؀

سبق ۴۸

تقویٰ اور سچوں کی رفاقت اختیار کرو

تقویٰ انسانی زندگی کا شرف ہے کسی عربی شاعر نے تقویٰ کی یہ تعریف کی ہے۔

خلّ الذنوب صغیرھا وکبیرھا فھو التُّقیٰ

کن فی طریق الشوک تحذر ماتریٰ

یعنی چھوٹے بڑے گناہوں کو ترک کر دے یہی تقویٰ ہے اور کانٹے بھرے راستے میں بچتے بچتے چلتا رہ۔ پھر قرآن حکیم نے بتایا یہ نصیحت کب حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا | اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے

Marfat.com

اللہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ٥ (توبہ۔ ۱۵)	رہو اور سچوں کے ساتھ ہوجاؤ۔

تشریح:۔ انسان کا خاصہ ہے کہ اچھے سے اچھے نظریات اس پر کم اثر انداز ہوتے ہیں۔ لیکن معمولی سے معمولی صحبت اس کو کبھی کبھی اپنا لیا کرتی ہے۔ قرآن حکیم نے اس فطری اصول سے انسانی کردار کی رہنمائی فرمائی ہے یعنی اگر تم تقویٰ اور پرہیزگاری کی دولتوں کے خواہش مند ہو تو پرہیزگار اور متقی جو اپنے اسلام اور ایمان میں سچے اتر چکے ہیں ان کی خدمت اور صحبت اختیار کرو تم بھی سچے اور متقی بن جاؤ گے۔

صحبت صالح ترا صالح کند ؛ صحبت طالح ترا طالح کند

جب لوہا جیسا سخت ترین مادہ آگ کی صحبت میں آگ بن سکتا ہے تو انسان جو ضعیف پیدا ہوا ہے اچھے لوگوں کی صحبت میں رہ کر اچھا کیوں نہیں بن سکتا؟

Marfat.com

سبق ۴۹

جہاد کا ایک اور حکم

اسلام نے جہاں کہیں بھی کفار کے مقابل تلوار اٹھانے کو فرمایا ہے ان سے مطلب صرف وہ کفار ہیں جو اسلام کے مقابل تلوار اٹھا چکے ہوں اس جگہ بھی قرآن نے جن قریبی کفار سے لڑنے کا حکم دیا ہے یہ وہ لوگ تھے جو رات دن فساد اور ظلم پر کمر بستہ رہتے تھے قرآن نے بتایا یہ سب سے زیادہ خطرناک دشمن ہے پہلے ان سے نمٹ لو۔ فرمایا۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ط وَاعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ o (توبہ - ۱۶)	اے ایمان والو! تم اپنے نزدیکی کفار سے لڑو اور چاہیئے کہ وہ لوگ تمہارے اندر سختی محسوس کرلیں اور جان لو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

Marfat.com

تشریح:- ان آیات کو دیکھ کر غیر مسلم اور بہت سے ناواقف مسلمان پکار اٹھتے ہیں کہ اسلام ایک خونی مذہب ہے حالانکہ اسلام سے بڑھ کر کوئی شفیق مذہب نہیں ہے۔ ان آیات کے بموجب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۱ جہاد فرمائے۔ مگر ان میں کل قتل اور زخمی ہونے والوں کی تعداد ۱۸ سو بھی نہیں۔ جو امریکہ میں ایک روز کے ہلاک ہونے والوں کی تعداد کے برابر بھی نہیں۔ اصل یہ ہے کہ لوگ صرف ایک حکم یا ایک آیت ہی کو دیکھتے ہیں۔ دیگر احکام یا آیت کے دیگر الفاظ پر غور نہیں کرتے۔ اس آیت میں بھی پرہیزگاری کی تعلیم ہے۔ اسی کی شرح حضورؐ کی زندگی ہے۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا تھا۔ دیکھنا غدر نہ کرنا۔ کسی بچے، عورت، بوڑھے اور بیمار کو نہ مارنا۔ بلاوجہ کسی جاندار اور کسی چیونٹی تک کو نقصان نہ پہونچانا۔

سبق ۵۰

امانت اور کردار امانت داری کا وسیع مفہوم (۱)

مسلمان کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا امین ہے

Marfat.com

اس کا مقام اس قدر بلند ہے کہ وہ خدا کے دین کا، خدا کے راز دل کا، خدا کی امانتوں کا، خدا کی خلافت کا امین ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	اے ایمان والو! تم اللہ سے اور رسولؐ سے خیانت نہ کرنا اور اپنی امانتوں میں بھی خیانت نہ کرنا درآنحالیکہ تم واقف ہو۔ (انفال - ۳)

تشریح:۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا دین لمن لا عهد له ولا ایمان لمن لا امانة له۔ جس کے ایفائے عہد نہیں اس کے دین نہیں اور جس کے پاس صفت امانت نہیں اس کے ایمان نہیں۔ (ترمذی)

پس اللہ اور رسولؐ کی امانت ادا کرنا یعنی خدا اور رسولؐ کی پوری اطاعت ظاہر میں باطن میں۔ خوشی میں غمی میں۔ مال داری میں تنگدستی میں ہر حالت میں کرنا اور لپٹے اس میں لوگوں کے معاملات میں امانت کو ادا کرنا خیانت سے پرہیز کرنا ایمان کی نشانی ہے۔ امانت صرف

Marfat.com

مال و اسباب ہی کی نہیں ہوتی بلکہ دوسرے کی ہر چیز امانت ہے فرمایا مجالس امانت ہیں اور فرمایا مشورہ جس سے چاہا جائے۔

سبق ۵۱

اللہ تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہو

ذیل کی آیات میں مسلمان کا مقام اور اس کے اوصاف اور خواص کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ اس کا کام ہی خدا کے دربار میں سجدہ ریز رہنا، نیک کام کرتے رہنا اور ملت ابراہیمی اور ملت محمدیؐ پر چلنا اور دنیا کو چلانا۔ اسی سے خدا ملتا ہے فرمایا۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے ایمان دارو! رکوع
ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا	کرو۔ اور سجدہ کرو اور
وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ	اپنے رب کی عبادت
وَافْعَلُوا الْخَیْرَ	کرو۔ اور نیکی کرتے رہو۔

Marfat.com

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَ
جَاهِدُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ
جِهَادِهٖ ط هُوَ اجْتَبٰكُمْ
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ
فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط
مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط
هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۵
مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا
عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۤءَ
عَلَى النَّاسِ ج فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ
مَوْلٰىكُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰى
وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

تاکہ تم نجات پاؤ اور خدا کے راستے میں جہاد کے حق کے مطابق جہاد کرو اس نے تم کو چن لیا ہے تمہارے لئے تمہارے دین میں کوئی تنگی نہیں بتائی ہے تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے اس سے پہلے بھی اور اس میں بھی، تاکہ رسول تم پر گواہ ہو پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ وہ تمہارا مولیٰ ہے پس بہترین مولیٰ ہے اور بہترین مددگار ہے۔

(الحج — ۱۰)

تشریح:۔ مسلمانوں کو فلاح اور نجات اور پاک زندگی کی تعلیم

Marfat.com

دی گئی ہے اور ان کی پاکیزہ زندگی کا یہ نقشہ پیش کیا گیا ہے۔

(۱) نرم دلی اور خشوع و خضوع اختیار کرو (۲) اپنی قوتوں کو خدا کی جناب میں جھکائے رکھو اور اپنی روح اور اپنے دل اور اپنے جسم اور اپنے سر کو اس کے سامنے سجدہ میں رکھو (۳) اپنے رب کی بندگی اور غلامی کرتے رہو (۴) اور نیکی کی جتنی قسمیں ہیں یا ہو سکتی ہیں کرتے رہو تو تم نجات پاؤ گے۔

(۵) خدا کے راستے میں دین کی بلندی کے لئے ہر قسم کا جہاد کرتے رہو (۶) اس نے تم کو تمام عالم پر چن لیا ہے۔ اس کی اہلیت اور اس مقام بلند کی عظمت کو بناتے رہو (۷) اس نے تمہارا نام آج اور اس سے پہلے مسلمان تابعدار رکھا ہے۔ اس نام کی لاج رکھتے رہو (۸) رسولؐ تمہارے گواہ ہوں گے۔ یعنی براہ راست تم کو رسولؐ سے دین ملے گا۔ (۹) اور تمہارے واسطے سے تمام عالم دین کا فیض حاصل کریں گے (۱۰) تو تم نماز قائم کرو (۱۱) زکوٰۃ ادا کرو (۱۲) اور خدا کو اور اس کے احکام اور خوشنودیوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ تو خدا تمہارا ہو جائے گا۔ اور کیا ہی بہتر ہے۔ مولیٰ اور کیسا ہی عمدہ مددگار ہے۔ مسلمانو! یہ ہے تمہارا نصاب زندگی۔

Marfat.com

سبق ۵۲

شیطان کی تابعداری نہ کرو اہل خیر اپنی خیرات نہ روکیں

شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح جاری و ساری ہے وہ انسان کو بے راہ کرنے کی قسم کھا چکا ہے اللہ تعالیٰ ہی کا فضل سب کو شامل ہے ورنہ وہ کیا سے کیا کر ڈالے۔ منجملہ اس کی پیروی کے یہ بھی ہے کہ سلسلہ خیر کو ذاتی رنجش کی وجہ سے بند کر دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی ممانعت فرمائی۔ فرمایا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ

اے مومنو! تم شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو شیطان کے قدم بہ قدم چلا تو وہ بے حیائی اور ناپسند باتوں کا حکم کرتا ہے اور اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تم پر اور اسکی رحمت تو تم میں سے کبھی بھی کوئی پاک صاف نہ ہو سکتا لیکن اللہ جس کو

اللہ یزکی من یشاء ط واللہ سمیع علیم ۝ ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربی والمسکین والمھجرین فی سبیل اللہ صلے ولیعفوا ولیصفحوا ط الا تحبون ان یغفر اللہ لکم ط واللہ غفور رحیم ۝

(النور — ۳)

چاہتا ہے پاک صاف کرتا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا۔

تم میں جو فضل اور وسعت والے ہیں۔ وہ قرابت داروں مسکینوں اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دینے کی قسم کھالیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ معاف کردیں اور بخشدیں کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ خدا تم کو بخشنے والا اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تشریح :- ان آیات میں ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے لیکن حکم عام ہے واقعہ یہ ہوا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جن بد باطن منافقوں نے بدترین تہمت رکھی تھی۔ ان تہمت رکھنے والوں میں چند مسلمان بھی دیکھا دیکھی ہو گئے تھے ان میں ایک مسطح نامی شخص تھے جو رشتہ میں حضرت ابوبکر صدیق رض کے بھانجے ہوتے تھے۔ اور حضرت صدیق اکبر رض ان کی خبر گیری کرتے تھے اور کفالت اپنے ذمے

Marfat.com

رکھی تھی مسطح مفلس اور مسکین تھے مہاجر تھے۔ اور بدر کی جنگ میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہو چکے تھے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برأت فرمادی تو منافقوں اور اتہام لگانے والوں پر اسی اسی درّے شرعی سزا ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ میں اب مسطح کی کفالت نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی مذمت فرمائی کہ جرم انہوں نے کیا اس کی پوری سزا ان کو مل گئی۔ اب محض ذاتی رنج کی وجہ سے نیکی کو بند کرنا روا نہیں کیونکہ جو کچھ مسلمان کسی اہل حق کے ساتھ کرتا ہے اس میں اس کی اپنی ذاتی حصہ شامل نہیں کرتا ہے۔ وہ تو اللہ کے لئے ہوتی ہے۔ پس اللہ ہی کے لئے ہونی چاہیئے۔ اس ایک مثال سے آج کے مسلمان آنکھیں کھول لیں تو بہتر ہے۔

سبق ۵۳

کسی کے گھر کس طرح جاؤ

آج ہمارے اندر بہت سی خرابیاں ہیں۔ ان میں ایک

Marfat.com

بڑی خرابی یہ ہے کہ ہم خرابی کو خرابی محسوس نہیں کرتے ہیں قرآن حکیم کی باریک بین نگاہیں مسلمانوں کی ادنیٰ سی ادبی لغزشوں پر بھی ہیں۔ ذیل میں آنے جانے کے آداب سکھائے گئے ہیں فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ

اے ایمان والو! تم کسی کے گھر میں بغیر انسیت اور سلام کئے مت داخل ہوا کرو۔ یہ تمہارے لئے بھلائی ہے شاید تم نصیحت حاصل کرو۔ اگر تم اس مکان میں کسی کو نہ پاؤ تو اس میں داخل نہ ہو۔ یہاں تک کہ اجازت تم کو دے دی جائے۔

اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس چلے جاؤ۔ وہ زیادہ پاکیزہ ہے تمہارے لئے اور اللہ جو تم کرتے اس سے باخبر ہے تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم کسی غیر مسکونہ مکان جس میں تمہارا

Marfat.com

تَكُمْ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ○ (نور - ۴)	سامان رکھا ہو داخل ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

تشریح :- پس معلوم ہوا بلا اجازت بے دھڑک کسی کے ہاں چلا جانا جائز نہیں ہے اس کا اسلامی اور قرآنی طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اُنسیت اور ملاقات ہونی چاہیئے ورنہ بغیر کسی رنج اور ملال کے واپس چلے آنا چاہیئے جس مکان میں کوئی نہ ہو اس میں پہلے سے اجازت مالک کے بغیر ہرگز قدم نہ رکھنا چاہیئے البتہ ضرورۃً اسباب اور سامان کے رکھنے کے مکان میں جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ مالک کی ناراضگی کا اندیشہ نہ ہو یہ آداب معاشرت ہیں اور ان کے برتنے سے بھی تعلقات کی خوشگواری میں اضافہ ہو سکتا ہے اس کے بعد چند اور احکام معاشرت ارشاد ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

سبق ۵۴

بچے اور لونڈیاں کس وقت اجازت طلب کریں اور خود کیسے داخل مکان ہوں

ذیل کی آیت میں خوشگوار معاشرت کے خوشگوار طریقے ارشاد فرمائے گئے ہیں ان کو برتنے سے نہ صرف خدا کی تابعداری اور خوشنودی حاصل ہوتی ہے بلکہ باہمی محبت اور لطف و کرم کی زیادتی ہوتی ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَالَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۚ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَیْسَ

اے ایمان والو! البتہ ضرور اجازت تم سے لیا کریں تمہارے مملوک (ملازم عورتیں اور لڑکے) اور وہ بچے جو ابھی جوانی کو نہیں پہنچے ہیں تین وقتوں میں نماز فجر سے پہلے اور دوپہر میں جب تم اپنے کپڑے رکھ دیتے ہو اور بعد نمازِ عشاء یہ تین تمہارے پردے ہیں۔ اس کے بعد نہ تمہارے لئے کوئی گناہ

Marfat.com

عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ
بَعْدَهُنَّ ط طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ
بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ط
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِذَا
بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ
فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ط (نور)

ہے نہ ان کے لئے کوئی جرم ہی (بعض) تمہارے
بعض وا سے ہیں۔ اللہ اسی
طرح تمہارے لئے نشانیاں بیان
کرتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت
والا ہے اور جب بچے جوانی کو پہونچ
جائیں تو اسیطرح اجازت ہے جیسے اُس
سے پہلے لوگوں نے اجازت لی ہے
اللہ اسی طرح اپنے حکم بیان کرتا ہے
اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ
لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ
عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ
ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ م
بِزِيْنَةٍ ط وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ
خَيْرٌ لَّهُنَّ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝

(نور-۸)

اور وہ عورتیں جو بیٹھ جاتی ہوں
جو نکاح کی امید نہ کرسکتی ہوں ان پر
کچھ جرم نہیں ہے کہ اپنے کپڑے بغیر
زینت کے ظاہر کئے ہوئے رکھ
دیں اور اگر طلب غفلت کریں یعنی
کپڑے نہ رکھیں تو ان کے لئے بہتر
ہے اور اللہ خوب جاننے والا اور
حکمت والا ہے۔

Marfat.com

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (نور - ۸)

پس جب تم گھر میں داخل ہو تو تم اپنی جانوں پر سلام کرو اللہ کی طرف سے برکت والا پاک طیب اسی طرح اللہ ظاہر فرماتا ہے۔ تمہارے لئے اپنے احکام تاکہ تم سمجھو۔

تشریح:۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا دستورِ مبارک یہ تھا کہ جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوتے تو اجازت لے کر داخل ہوتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ہم کو بھی اس سنت کو زندہ کرنا چاہیئے۔

سبق ۵۵

خدا کو خوب یاد کرو

اللہ تعالٰے کی یاد ہزاروں نعمتوں کا ذریعہ اور ہزاروں قوتوں

Marfat.com

کا خزانہ ہے اس کے بعد فرمایا گیا کہ کفار اور منافقوں کا راستہ مت اختیار کرو اور صرف خدا ہی پر بھروسہ کرو۔ وہی کارساز ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۙ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۙ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۙ (الاحزاب۔ ۶-۱)	اے ایمان والو! یاد کرو اللہ تعالے کو خوب یاد کرنا۔ اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرو۔ اور مت اطاعت کرو کافروں اور منافقوں کی اور ان کی تکلیف کو چھوڑ دو اور اللہ پر بھروسہ کرو اور اللہ کافی ہے کارساز۔

تشریح۔ دنیاوی معاملات میں کفار اور غیر مسلموں کی اطاعت میں حرج نہیں ہے البتہ ان کا مشرکانہ اور منافقانہ راستہ اختیار کرنا ممنوع ہے مسلمان کو حکم ہے کہ وہ اللہ اور صرف اللہ پر بھروسہ کرے۔ اسی کی اطاعت کرے اور اسی کے نام کی صبح وشام اور ہر ساعت اور ہر آن رٹ لگائے رکھے اور کفار کی تکلیف رسانیوں کا خیال تک دل میں نہ لائے کہ خدا ہی ہر کام کا بنانے والا اور ہر طرح کا کارساز ہے۔

Marfat.com

سبق ۵۶

خدا سے ڈرتے رہو اور اسی پر بھروسہ رکھو

اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اور پرہیزگاری مسلمان کا سب سے بڑا توشہ اور سب سے بڑا سہارا ہے مسلمانوں کو کفر اور منافقت سے بتاکید روکا گیا ہے۔ فرمایا۔

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ان اللّٰه كان بما تعملون خبيرًا ۝ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ (الأحزاب - ۱)	اے نبی اللہ سے ڈرتے رہو اور کافروں اور منافقوں کی بات مت مانو بیشک اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔ اور خدا پر بھروسہ رکھو اور اللہ بہترین کارساز ہے۔

تشریح :- اس آیت میں بظاہر حضور صلے اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں۔ لیکن مراد مسلمان ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نہ فوج اور لشکر دے کر بھیجا تھا نہ خزانوں کے انبار سے نوازا تھا البتہ

Marfat.com

ان سب سے طاقت اور ان سب سے دل کش چیز جو عطا ہوئی تھی وہ تقویٰ اور توکل کا حکم تھا جس پر چل کر اگلے مسلمانوں نے ہزاروں خدا نے اور لاکھوں لشکر والے دشمنوں کو جیت لیا تھا پس اس زمانہ میں بھی ہماری جیت ہو سکتی ہے اگر ہم پھر انہی آزمودہ ہتھیاروں کو استعمال کریں کیسا آہنسا کی اس سے بہتر تعلیم کہیں اور مل سکتی ہے۔

سبق ۵۰

غزوۂ احزاب کی یاد

ذیل میں غزوۂ احزاب کا ذکر کیا گیا ہے اور یاد دلایا ہے کہ کس طرح کس میرسی کی حالت میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کی مدد فرمائی تھی اور کفار کو شکست فاش دی تھی۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا	اے مومنو! تم اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جب کہ تم پر لشکر آ رہے تھے تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسا لشکر بھیجا جس کو تم نے نہیں دیکھا

Marfat.com

لَمْ تَرَوْهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ الاحزاب - ۲	تھا اور اللہ جو تم کرتے ہو اس سے خوب خبردار ہے۔

تشریح:- اس جنگ میں جو ۵ھ میں ہوئی تھی۔ عرب کی ساری قوت مسلمانوں کو مٹانے کے لئے مدینہ منورہ میں جمع ہو گئی تھی - ۲۴ ہزار کفار آزمودہ کار جنگ تھے اور ادھر صرف تین ہزار بھوکے اور فاقہ مست مسلمان تھے۔ مسلمانوں کے پاس لڑنے کی قوت نہیں تھی تو انہوں نے دس ہاتھ گہری اور دس ہاتھ چوڑی مدینے کے گرد خندق کھودی جب کفار کا ۲۴ ہزار لشکر جمع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایسا مینہ برسایا اور سخت آندھی چلائی۔ جس سے کفار کو بڑا سخت نقصان ہوا اور مسلمانوں کی ایسی دہشت بٹھادی کہ ان کو سوائے راہ فرار کے اور کچھ نہ سوجھائی دیا۔ اللہ تعالیٰ اس واقعہ سے مسلمانوں کو سبق دیتے ہیں کہ جب ہم نے اس خطرناک موقع پر ساتھ نہیں چھوڑا جبکہ خود تمہارے کلیجے منہ کو آچکے تھے اور بہت سے لوگ خدا سے بدگمانی کرنے لگے تھے اور واقعی تمہاری پوری قوم پوری ملت اور پوری ہستی کی موت و زندگی کا سوال درپیش تھا تو آئندہ تم کیسے گمان کر سکتے ہو کہ ہم کسی وقت تمہارا ساتھ چھوڑیں گے۔ ہاں بشرط ہمارے بننے اور تقویٰ و پرہیزگاری

Marfat.com

اختیار کرنے اور ہم پر پورا توکل کرنے کی ہے اور بس۔ پس میری نعمتوں کو یاد کرو۔ مجھ ہی سے ڈرتے رہو اور مجھی پر بھروسہ کرو اور ہر جنگ جیت لو۔ میدان تمہارا ہے اور خلاصہ مقصد ہے۔ اس واقعہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی کارسازی کے ثبوت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ پس مسلمانوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

سبق ۵۸

کچھ اور آدابِ زندگی

معاشرت کے حکموں میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کھانے پینے اور رہنے سہنے میں وقار اور شائستگی ہو خواہ کتنا ہی سخت اور صبر آزما وقت ہو یا کتنی ہی بے تکلفی ہی کیوں نہ ہو۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّآ أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ

اے ایمان والو تم نبیؐ کے گھر نہ جایا کرو۔ مگر یہ کہ تمھیں کھانے کے لئے اجازت دی جائے بغیر اس کے کہ اس کے پکنے کا انتظار کرو لیکن جب

Marfat.com

وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝

(الاحزاب - ۷)

بلائے جاؤ تو داخل ہو پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ جاؤ اور جم کر نہ بیٹھو باتوں کے لئے کیونکہ اس سے نبی کو تکلیف پہونچتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں اور حق بات کہنے سے اللہ شرم نہیں کرتے ہیں اور جب نبی کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے باہر سے مانگو اس میں تمھارے اور ان کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی ہے۔ اور تم کو زیبا نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور نہ یہ لائق ہے کہ اس کے بعد اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ کبھی بھی بے شک یہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے۔

تشریح :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات تمام

Marfat.com

مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ اس لیئے ان سے نکاح کرنا حرام قرار دیا گیا ان آیات میں آداب طعام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بلا بلائے کسی کے گھر کھانے کے لیئے نہ جانا چاہیئے۔ پھر جب جائے وقار اور سکینیت لازمی ہے برتنوں کی طرف دیکھنا یا اپنی کسی وضع اور طریقے سے خواہش طعام کا اظہار کرنا خلافِ ادب اور خلافِ وقار ہے۔ کھانے کے بعد جلد چلا جانا چاہیئے کہ میزبان کو تکلیف نہ ہو۔

سبق ۵۹

ایذا رسانی کی ممانعت

"قرآن نے ایذا رسانی کی شدید مذمت کی ہے خواہ وہ قولی ہو یا فعلی یا مالی ہو بدنی، ہر قسم کی تکلیف دہی ارسلام میں بلا وجہ شرعی کے منع ہے مثال کے طور پر ذیل کا واقعہ درج ہوا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا	اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے حضرت

Marfat.com

مُوْسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا ۝ (الاحزاب ۔ ۹)	موسیٰ کو اذیت دی تھی پس اللہ نے ان کو بری کر دیا تھا جو وہ کہتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک عزت والے ہیں۔

تشریح :۔ یہود بڑے بد نفس اور بڑے ایذا پہونچانے والے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل پر طرح طرح کے احسانات فرمائے لیکن بنی اسرائیل کا ایک بڑا گروہ برابر ان کو تکلیف ہی پہونچاتا گیا یہاں تک کہ آپ کی ذات قدسی صفات میں جب کوئی عیب نظر نہ آیا تو آپ کو نامرادنہ معلوم کیا کیا کہنے لگے ایک دن جب کہ حضرت موسیٰ کسی چشمے کے کنارے غسل فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دشمنان دین کو اس کا بھی موقع دے دیا کہ دیکھ لیں جو کہتے ہیں اتہام اور جھوٹ ہے۔ اس ایک مثال سے تمام مسلمانوں کو یہود کی خصلتوں سے باز رکھا گیا ہے کہ کہیں تم بھی یہ وطیرہ نہ اختیار کر لینا۔ بس جس طرح وہ ہلاک کئے گئے تھے تم بھی ہلاک اور برباد کر دیئے جاؤ گے۔ اس مثال میں ان تمام کے مسلمانوں کے لئے بڑی ہی عبرت ہے جو ہر ایک کے خلاف بلا تحقیق الزامات اور

Marfat.com

اتہامات لگائے پھرتے ہیں۔ ایذا مسلمین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس سے ہر ایمان دار مسلمان کو پرہیز لازم ہے:۔

سبق ۶۰

حق اور درست بات کہا کرو

مومن کا نشانِ امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ نازک سے نازک موقع پر بھی اور انتہائی خوف اور انتہائی لالچ کے وقت بھی حق اور درست بات کہتا ہے۔ حکم ہوا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝

(الاحزاب — ۹)

اے ایمان والو! تم خدا سے ڈرتے رہو اور درست اور حق بات کہو اللہ تمہارے اعمال کو درست کر دیگا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جس نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کی وہ بڑی کامیابی پر پہونچا۔

Marfat.com

تشریح :- سلسلۂ نبوت بند ہونے کے بعد جو جماعت نبیوں کی وارث اور ان کی جانشین بنائی گئی وہ مومنوں کی جماعت ہے اگر وہ حق اور درست بات نہ کہیں تو کون کہے، پر اس کے اجر اور معاوضے بھی ملاحظ ہوں کہ اعمال درست ہوں گے۔ گناہ بخشے جائیں گے۔ یہ وہ معاوضے ہیں جن کی کوئی قیمت نہیں ہو سکتی ہے۔ پر یہ صفت حق گوئی کب نصیب ہو گی۔ جب تقویٰ ہو گا اور خدا تعالیٰ اور رسولؐ کی اطاعت ہو گی۔ اور خدا اور رسولؐ کی اطاعت بجائے خود ایک کامیابی ہے ؎

کانپتا ہے دل ترا اندیشۂ طوفاں سے کیا
ناخدا تو، بحر تو، کشتی بھی تو، ساحل بھی تو
وائے نادانی کہ تو محتاجِ ساقی ہو گیا
مے بھی تو، مینا بھی تو، ساقی بھی تو، محفل بھی تو

سبق ۶۱

خدا کے دین کی مدد کرو

خدا کے دین کی مدد یعنی تبلیغ وارشاد اور اشاعت و عمل سے دین

Marfat.com

کی مدد کرنا۔ دین کے کلمہ کو بلند کرنا۔ دین کی خوبیوں کو دلوں میں مؤثر بنانا دین کی مدد کرنا ہے یعنی خود اپنی مدد کرنا ہے۔ فرمایا۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ ۝ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّھُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَھُمْ ۝ (سورہ محمد ۔۱)	اے ایمان والو! اگر تم خدا کے دین کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے قدموں کو جمادے گا۔ اور جنھوں نے انکار کیا تو ان کے لئے افسوس ہے اور ان کے اعمال رائیگاں گئے۔

تشریح:۔ مبارک ہے وہ زندگی جو دین کی خدمت اور اشاعت میں گزرے۔ دین کی خدمت اور اشاعت اور دین کی مدد کا معاوضہ اس قدر عظیم ہے کہ جس کا کوئی شمار ہی نہیں کرسکتا ہے۔ یعنی خود حق تعالےٰ مددگار بن جاتے ہیں اور حق پر خدا پاؤں جمادیتے ہیں ایک دوسری جگہ ارشاد ہوا ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اگر خدا تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں ہے پس وہ لوگ جو ہر ایک سے غالب رہنا چاہتے ہوں اور کبھی رنج اور افسوس اور شکست اور ناکامی کا منہ نہ دیکھنا چاہتے ہوں وہ خدا کے دین

Marfat.com

کی خدمت اور مدد میں لگ جائیں خدا ان کا مددگار ہوگا اور پھر ان پر کوئی بھی غالب نہ آسکے گا۔

شوق کو رہنما بنا، ہو جو چکا کبھی نہ دیکھ
آگ دبی ہوئی نکال آگ بجھی ہوئی نہ دیکھ

سبق ۶۲
اپنے عملوں کو باطل نہ کرو

کتنا ہی اچھا کام کیوں نہ ہو۔ کتنی اچھی بات کیوں نہ ہو اگر خدا اور رسول کی اطاعت کے خلاف ہے تو باطل اور برباد ہے اس لئے مومنوں کو ہر امر اور ہر معاملہ میں اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم ہوا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی طاعت کرو اور اپنے عملوں کو برباد نہ کرو۔ یقیناً جنھوں نے کفر کیا

Marfat.com

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ٥ (سورہ محمد ۔ ۴)	اور اللہ کے راستے سے باز رہے پھر وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا۔

تشریح:۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی مومن نہیں ہوسکتا ہے۔ جب تک اس کی ہر خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہوجائے۔ (بخاری مسلم)

معلوم ہوا دل کی دھڑکنوں تک اور خواہشات کی امنگوں تک حضور کی تابعداری میں ہونی چاہییں ورنہ ایمان اور کمال ایمان میں نقص رہے گا اور اسی قدر دنیاوی اور اخروی درجات اور ترقیات میں کمی رہے گی۔ اسلاف کی ترقیوں کا تمام تر مدار خدا اور رسول کی کامل تابعداری پر تھا اور آج جو ذلیل ہوئے اس کا راز صرف یہی ہے کہ ہم نے نفس کی تابعداری کی اور خدا اور رسول کی تابعداری میں کمی کر دی۔

لیکن ـــ

ابھی تم میں ہے اسلاف کا کچھ کچھ اثر باقی

شرر گو بجھ چکے پر گرم ہے اب تک وہ خاکستر

Marfat.com

اس سلسلہ میں تاریخ کے اوراق کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ہم کو حق و باطل اور خدا کے دین کے مددگاروں اور خدا کے دین کی مخالفت کرنے والوں کا انجام سامنے آجاتا ہے۔

کون نہیں جانتا کہ حضرت نوح علیہ السّلام کے ساتھی ایک تھوڑے سے لوگ تھے لیکن پھر کیا کسی کو معلوم نہیں کہ وہی تھوڑے سے لوگ جیتے اور دین کے بے شمار مخالف لوگ طوفان میں غرق کر دیے گئے۔

پھر حضرت ابراہیمؑ کی جماعت کو دیکھیے۔ گنے چنے چند نفوس اور دوسری طرف نمرود اور اس کی پوری سلطنت اور عوام کا انبوہ کثیر لیکن پھر کیا یہ چھپ سکتا ہے کہ حضرت ابراہیم اور ان کی جماعت جیتی اور نمرود معہ لشکر کے برباد ہو گیا۔ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ بہت کم جماعت تھی دوسری طرف فرعون اور اس کی ساری جماعت اور طاقت اور حکومت لیکن کیا یہ واقعہ نہیں کہ حضرت موسیٰ ہی جیتے اور فرعون بے نام و نشان ہو گیا۔

پھر آئیے ہمارے سرکارؐ اور آپ کی ایک غریب ضعیف جماعت کو دیکھیے کون سی مخالفت تھی جو آپ کے ساتھ نہیں کی گئی اور کون سا ظلم تھا جو ان پر نہیں توڑا گیا مگر آپ ہی بتائیے کون جیتا کون ہارا— ؟ وہ جو اللہ اور رسولؐ کے دین کے مددگار رہے—— یا

Marfat.com

وہ جنھوں نے دین کی مخالفتیں کیں اور آج کن کا نام زندہ و پائندہ ہے
اُن کا یا اِن کا — ؟۔

سبق ۶۳
آدابِ نبویؐ

ذیل کی آیات میں اللہ رب العزت نے آداب نبوّت تعلیم فرمائے ہیں۔ صحابہؓ کرام ان کو اس طرح برتتے تھے کہ دیکھنے والے ششدر رہ جاتے تھے سامنے بیٹھے تو معلوم ہوتا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ حضورؐ بات کرتے تو خاموشی چھا جاتی۔ حضورؐ کلی کرتے تو یہ اپنے ہاتھوں میں لے لیتے اور اپنے بدنوں پر مل لیتے یہ نتیجہ تھا ان احکامات پر عمل کرنے کا۔ فرمایا۔

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے ایمان والو! اللہ اور اسکے
لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ	رسولؐ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ
وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ	سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ سننے والا
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	جاننے والا ہے۔

Marfat.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○

اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو اور بلند آواز سے اسے مت پکارو۔ جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہیں تمہارے اعمال نہ برباد ہو جائیں اور تم کو خبر تک نہ ہو۔ جو اپنی آوازیں۔ رسولؐ کے نزدیک پست کرتے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں کو تقوٰی کے لیے آزما لیا ہے ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے اس پار سے آواز دیتے ہیں۔ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

(الحجرات ۔۱)

Marfat.com

تشریح:۔ یہ آداب اگرچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے بیان ہوئے ہیں لیکن حکم عام ہے اپنے بزرگوں، دین کے عالموں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشینوں کے ساتھ بھی ان ہی آداب کو برتنا چاہیئے کہ ان کا مقابلہ نہ کرنا چاہیئے نہ ان کی برابری کرنی چاہیئے نہ ان کو بے تکلفی سے پکارنا چاہیئے نہ ان کے سامنے اپنی آوازیں بلند کرنی چاہیں بلکہ ادب اور پست آواز سے ان کے سامنے گفتگو کرنی چاہیئے۔ کہہ سہ

بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد

ان آیات کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ قبیلہ بنو تمیم کے کچھ لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آتے ہی باہر سے آواز دینے لگے کہ رسولؐ آجاؤ ہم لوگ تمہارے ملنے کے لئے آئے ہیں چونکہ سوء ادبی تھیں اس لئے یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان کے ذریعہ سے ادب کی تعلیم ہوئی۔ حضورؐ نے فرمایا جس نے ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کی اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی)

پس ہر مسلمان پر ان احکام کی پابندی لازم ہے ہر بڑا اپنے چھوٹے پر شفقت کرے اور ہر چھوٹا اپنے بڑے کا ادب کرے۔

Marfat.com

سبق ۶۴

خبروں کی تحقیق کرلیا کرو

آج کل یہ بڑی مصیبت ہے کہ جہاں کسی نے کوئی بات خواہ جس قدر بھی جھوٹی اور لغو ہو کہہ دی بس فوراً اس کو مان لیا جس سے نہ کسی عزت والے کی عزت محفوظ ہے نہ کسی شریف کا شرف بچا ہوا ہے اسی لئے قرآن نے حکم دیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ۝ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لادے تو اس کی تحقیق کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کسی قوم کو جا پہنچو پس اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے اور جان لو! کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں اگر وہ تمہاری اکثر باتوں کو مانیں تو تم پر مشکل ہو جائے لیکن

Marfat.com

اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیۡکُمُ الۡاِیۡمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَکَرَّہَ اِلَیۡکُمُ الۡکُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡیَانَ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ۙ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَنِعۡمَۃً ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ۝ (حجرات۔۱)

دل میں ایمان کی محبّت ڈال دی ہے اور اسکو تمہارے دلوں میں کھپادیا اور تمہاری نظروں میں کفر بدکاری اور نافرمانی کو ناپسند کردیا یہی لوگ نیک چلن ہیں اللہ کے فضل اور نعمت سے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

تشریح:۔ ہر خبر جو کان میں پڑے اس کی تحقیق ضروری ہے۔ کہ آیا یہ صحیح ہے کہ جھوٹی۔ بغیر تحقیق کے کسی کے متعلق غلط رائے قائم کرلینا بڑا جرم اور بڑا گناہ ہے اور آج کتنے فتنے ہیں جو محض اس قرآنی حکم کے نہ برتنے سے واقع ہوگئے ہیں اور کتنے گھروں کے گھر اور خاندانوں کے خاندان جنگ وجدل میں گرفتار ہوگئے ہیں پس جب بھی کسی کے متعلق کوئی شخص کوئی بات کہے پہلے اسکی جانچ پڑتال اور تحقیق ہونی چاہیئے پھر اس پر یقین کرنا چاہیئے اس کے بعد بھی بھی چند درجے اور ہیں کہ اگر وہ بری بات ہے تو اس کا پوشیدہ کرنا اور چھپانا ضروری ہے اور یہ جاننا چاہیئے کہ اگر کسی میں کوئی عیب ہے تو خود

نجو ہیں اس سے کئی گناہ عیوب ہیں۔ لہذا اکرام مسلم کا خیال ضروری ہے اور جھوٹا کسی کے کہہ دینے سے کسی کے متعلق کوئی غلط رائے قائم کر لینا یا غلط اقدام کر دینا قرآن کے بھی خلاف ہے اور عقل سلیم کے بھی منافی ہے جس میں آج بہت سے مسلمان گرفتار ہیں۔

اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک نومسلم آبادی سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اس آبادی کے لوگ اس کی پیشوائی کے لئے نکلے۔ اس نے یہ جانا کہ مجھ کو قتل کرنے آ رہے ہیں اس لئے مدینے میں اس کی خبر کر دی اور مسلمان جنگ کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ اللہ رب العزت نے فوراً بذریعہ وحی اصل حقیقت کو آشکارا کیا اور آئندہ کے لئے اس قسم کی باتوں کو روک دیا۔

سبق ۶۵

کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے

کسی کا مذاق اڑانا اس بات کی دلیل ہے کہ خود تو عیوب سے

Marfat.com

پاک وصاف ہے اور دوسرا قابل مذمت اور لائق تمسخر ہے یہ رعونت
اور تکبر کی شاخ ہے جو ممنوع ہے۔ فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٥

اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر اور مذاق نہ کرے ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کی ہنسی اڑائیں ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔
اور تم آپس میں ایک دوسرے کو برے ناموں سے نہ پکارو نہ طعنہ زنی کرو اور بدترین نام ایمان لانے کے بعد فسق ہے اور جو توبہ نہ کریں اسکے بعد وہی تو ظالم ہے۔
(الحجرات - ۲)

تشریح:۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو اپنے بھائی کے عیب کو ظاہر مت کر کہ اللہ اس کو معاف کردے اور تجھ کو مبتلا کردے (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۳۷)

Marfat.com

اسی طرح فرمایا گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔ (ترمذی)

اور یہ کسی کو خبر نہیں کسی نے کب توبہ کی ہو سکتا ہے جس کو تم برا کہتے ہو اس نے توبہ کر لی ہو۔ لہٰذا بڑے احتیاط کی ضرورت ہے کہ کہیں تکبر اور غرور میں آکر ایسا نہ ہو جائے کہ جس کو تم قابل مذاق جانتے تھے وہ تو اپنے عجز و انکسار میں معزز اور مکرم ہو جائے اور تم اپنی بلندی اور پاکی کے زعم میں قابل مذاق اور واجب استہزاء ٹھہرو۔

اس لئے گذشتہ باتوں پر استغفار کر کے آئندہ سے اس کا لحاظ رکھو کہ مجھ سے ہر ایک اچھا ہے میں ہی سب سے بُرا ہوں۔

حضرت جنید بغدادیؒ اولیاء اللہ کے سردار ہیں۔ ایک بار کسی نے آپ سے درخواست نصیحت کی آپ نے پہلے تو انکسار فرمایا۔ اور کچھ نہیں فرمایا۔ جب اس نے بہت اصرار کیا تو صرف دو باتیں ارشاد فرمائیں۔ اور کیا بہتر ہو کہ ہر مسلمان ان کو نقشِ دل کر لے۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) خدا کی اگر اسی قدر فکر رکھے جتنی تو اپنی روٹی کی رکھتا ہے تو بھی کافی ہے (۲) اپنے گناہوں کو دیکھتا رہے۔ تجھ کو دوسرے کے عیوب کی طرف دیکھنے کی فرصت ہی نہ ملے گی۔!!

Marfat.com

سبق ۶۶

بدگمانی جاسوسی اور غیبت نہ کرو

نیک گمانی برے تعلقات کو بھی الفت اور محبت میں تبدیل کرنے والی صفت ہے اور بدگمانی بڑی کمزوری اور بڑی خراب عادت ہے اس سے اچھے اچھے دوست اور قریبی رشتہ دار بھی جدا ہو جایا کرتے ہیں اس بنا پر اس کی ممانعت فرمائی اور ساتھ ہی چند اور بری باتوں سے روکا۔ فرمایا۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو بہت سی بدگمانیوں سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں اور جاسوسی نہ کرو اور نہ تم میں بعض بعض کی غیبت کریں کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مردار بھائی کا گوشت کھائے پس تم ناپسند کرتے رہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

Marfat.com

تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ٥ (الحجرات)	بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

تشریح :- بدگمانی، جاسوسی اور غیبت بڑے مکروہ صفات ہیں، ان کی برائیوں کے متعلق احادیث کے بے شمار صفحات بھرے ہیں، مختصراً صرف ایک حدیث معلوم کر لینا چاہیئے۔ اور گرہ میں باندھ لینا چاہیئے، فرمایا۔ لایومن احدکم حتیٰ یحب لاخیہ مایحب لنفسہ تم میں کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے بھائی کے لئے وہ نہ چاہو جو اپنی جان کے لئے چاہتے ہو۔ بس بدگمانی۔ جاسوسی اور غیبت اگر تم اپنی جان کے لئے نہیں چاہتے ہو تو تم خود بھی کسی کی نہ کرو، ورنہ کمال ایمان سے محرومی لازمی ہے۔

غیبت کے بارے میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا الغیبۃ اشد من الزّنا۔ غیبت زنا سے بھی بدتر ہے۔ ایک بار کسی بزرگ کی کسی نے غیبت کی ان کو جب اس کا علم ہوا تو انھوں نے بہت سا حلوا پکوا کر اس غیبت کرنے والے شخص کے پاس بھجوا دیا اور کہلایا کہ یہ حقیر سا تحفہ ہے اس کرم کے عوض میں، جو آپ نے مجھ پر فرمایا ہے۔ جب یہ حلوا ان کے پاس پہونچا تو بہت تعجب کیا۔ حلوہ بھیجنے والے بزرگ نے

Marfat.com

فرمایا کہ مجھ کو یہ حدیث پہونچی ہے کہ جس کی غیبت کی جاتی ہے خدا اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی نیکیاں اس کو عطا کر دیتا ہے پس اس احسان کے عوض میں یہ تحفہ حاضر کیا تھا۔

اللہ اللہ غیبت میں آج مسلمان کیسے مشغول اور مبتلا ہیں ایسی حرام اور ناپاک شے جو زنا سے بدتر ہو۔ جو اپنی نیکی کے زوال کا باعث ہو وہ مسلمان کی مجلسوں کی رونق اور مسلمانوں کا محبوب مشغلہ ہو معاذاللہ۔

پس جو اپنی نیکی برباد کرنا نہیں چاہتے ہیں انھیں اس سے یکسر احتیاط برتنی لازمی ہے۔

آج مسلمانوں میں باہم نظم اور اتحاد اور یگانگت کی شدید ضرورت ہے اور یہ چیزیں یعنی بدگمانی۔ جاسوسی۔ غیبت وغیرہ اس کے لئے سم قاتل اور زہر ہلاہل سے کم نہیں۔ اگلے لوگ غیبت کرنے والے کے منہ پر ہاتھ رکھدیا کرتے تھے۔

اور ان کی نیک گمانی کا یہ عالم تھا کہ ایک بزرگ کے سامنے ایک چور نے چوری کی آپ نے دیکھا اور کچھ نہ کہا۔ لوگوں نے جب اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ میں کسی مسلمان کے لئے چوری کا گمان کروں اس سے بہتر ہے کہ میں اپنی آنکھوں ہی پر کیوں نہ گمان

Marfat.com

کہ دل کہ انھوں نے دیکھنے میں غلطی کی ہے۔ چور نے جب یہ سُنا تو حاضر ہو کر تائب ہو گیا پس وہ لوگ جن کے دل بالکل مردہ نہیں ہو چکے ہیں اور جن کے سینوں میں ابھی تک کسی قدر ایمان کی روشنی باقی ہے ان کو اپنی بڑائی کے خیال باطل کو ترک کر کے بدگمانی، غیبت اور جاسوسی سے پرہیز کرنا چاہیئے اور اتحاد اسلامی اور محبت و احترام مسلم کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے۔ حضورؐ نے فرمایا ظنوا المومنین خیراً مسلمانوں سے نیک گمانی رکھا کرو (جامع صغیر ۹۴۹)

یہ تخلیق عالم بلقید فنا ہے ؛ عبث اپنی ہستی پہ اترا رہا ہے

سبق ۶۷

خداؐ کی رحمت کے دُوہرے حصّے کن کو ملیں گے

ظاہر اور باطن میں خدا کا خوف اختیار کرنا جنگ جیتنا ہے اور رسولؐ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر معاملے میں اس کی پیروی کرنا چاہیئے اگر کمالِ تقویٰ اور کمالِ پیروی رسولؐ ہے تو واقعی رحمت ہی رحمت ہے۔ فرمایا۔

Marfat.com

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۲۸﴾

(حدید - ۴)

اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ تم کو اپنی رحمت سے دوہرے حصے عطا کریگا اور تم کو روشنی عطا کرے گا جس میں تم چلو گے اور تمہارے گناہوں کو معاف کریگا اور اللہ معاف کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

تشریح:۔ تقویٰ اور اطاعت نبویؐ کا اُخروی انعام واکرام جو کچھ ملے گا وہ ملے ہی گا۔ فوری اور دنیاوی بدلہ یہ بتایا گیا ہے کہ ایک روشنی خداوند عالم عطا فرمادے گا جس سے زندگی کی گاڑی بلا روک ٹوک ہر سڑک اور ہر میدان میں چل سکے گی اور اس کی رحمت دنیا کے جہان میں بھی ہوگی اور آخرت میں بھی۔

تاریخ کے اوراق ہم کو برملا شہادت دیتے ہیں کہ جنھوں نے ان دونوں صفتوں کو اختیار کیا خداوند عالم نے خاکی انسان کو نور کے ڈھلے ہوئے فرشتوں سے بھی اونچا مقام عطا فرمایا۔ جیسا کہ

Marfat.com

صحابہ کرامؓ۔ اولیائے عظامؒ۔ اور دوسرے مقدس حضرات کی زندگیاں گواہ ہیں۔

شوق کا مرتبہ نہ پڑھ عشق کی بے بسی نہ دیکھ
اس کی خوشی، خوشی سمجھ، اپنی خوشی نہ دیکھ

سبق ۶۸

آدابِ مجلس کے احکام

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ط وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ○ اِنَّمَا النَّجْوٰی	اے ایمان والو! جب تم کانوں میں باتیں کرو تو گناہ، سرکشی اور رسولؐ کی نافرمانی کی باتیں نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی باتیں کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم سب جمع کیے جاؤ گے۔ کان میں بات کرنے کی عادت ہو تو

Marfat.com

مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ
بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ
تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ
فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ
لَكُمْ ج وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا
فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرٌ ۝

(مجادلہ ۲)

شیطان کی جانب سے ہے کہ مومنوں کو رنج پہونچائے اور وہ ان کا خدا کے حکم کے بغیر کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھ جایا کرو۔ خدا تم کو کشادگی عطا فرمائے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو تم میں سے جو ایمان دار ہیں اور علم والے ہیں ان کے درجات اللہ بلند کرے گا۔ اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتے ہیں۔

تشریح:۔ اسلام نے محفل اور مجلس کے بھی آداب مقرر

Marfat.com

سکتے ہیں۔ مثلاً جب آؤ تو السلام علیکم کہو اور سننے والے وعلیکم السلام رحمۃ اللہ و برکاتہ کہیں پھر جہاں جگہ پاؤ تو بیٹھ جاؤ۔ گردنیں پھاندتے نہ جاؤ بیٹھو تو خوب وقار اور سکون سے بیٹھو۔ کانا پھوسی اشارے کنائے برائی اور غیبت نہ کرو۔ اگر کوئی اٹھ کر چلا جائے اور آنے کی توقع ہو تو اس کی جگہ نہ لو۔ آنے والوں کے لئے جگہ رکھو اور جگہ دو۔ جو بات ہو وہ امانت ہو اور ہر لمحہ خدا کا خوف اور تقویٰ پیشِ نظر رہے۔ کسی کے دل کو ادنیٰ دکھ بھی تمہارے کسی عمل سے نہ ہونے پائے کہ خدا جاننے والا ہے خبردار ہے۔

سبق ۶۹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کے آداب

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىکُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ اَطْھَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ	اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کیا کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دیدیا کرو یہ تمھارے لئے بہتر ہے، پاکیزہ ہے۔ پس اگر

تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰہُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوۃَ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ؕ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (مجادلہ - ۲)

تم نہ پاؤ تو خدا ئے تعالیٰ بخشنے والا ہے رحم کرنے والا ہے کیا تم ڈرتے ہو کہ اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دیا کرو سو جب تم نے نہ کیا اور خدا نے تم کو معاف کیا تو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور تم اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو اللہ جو تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے

تشریح:۔ مدینہ منورہ میں یہود اور منافق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح کی تکلیفیں دیا کرتے تھے۔ منجملہ ان کی ایذا رسانیوں کے یہ بھی تھا کہ وقت بے وقت رسول اللہ صلے اللہ وسلم سے مشورہ کرنے کے لیے آجایا کرتے تھے اخلاقاً جناب سرورِ کائناتؐ کو اکثیں وقت دینا پڑتا تھا۔

چونکہ اس سے وقت کا نقصان بھی ہوتا تھا اور منافقوں کی شرارتوں سے حضورؐ کو تکلیف بھی ہوا کرتی تھی اسلئے اللہ ربُّ العزت نے اس کی بندش یوں فرمائی کہ جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سے مشورہ کرنے آویں۔ وہ فقرار اور مساکین کے لئے صدقہ بھی کچھ لادیں اس بندش سے منافق جماعت کی شرارتوں کا فوراً انسداد ہو گیا۔ اور یہ ظاہر ہوگیا کہ مشورہ کرنے والوں میں کتنے مخلص تھے اور کتنے ایذا پہونچانے والے۔

غریب اور مفلس مشورہ کرنے والوں کے لئے صرف یہ شرط ٹھہری کہ نماز نفل ادا کر لیا کریں۔ اور بس۔

سبق ۷۰

خدا کو نہ بھلاؤ

جو اللہ کو یاد کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اس سے زیادہ انہیں یاد رکھتے ہیں۔ جتنا کوئی گمان کر سکتا ہے۔ لیکن جو اللہ کو بھلا دیا کرتے ہیں تو خدا اپنی رحمتوں کو روک لیا کرتا ہے۔ چنانچہ مؤثر نصیحت کے بعد ارشاد ہوتا ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ	اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر جان غور کرلے

Marfat.com

لِغَدٍ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ٥ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥ (حشر — ۳)	کہ اس نے آنے والے کل روز قیامت کیلئے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ خبردار ہے جو تم کرتے ہو اور ان لوگوں کیطرح مت ہو جانا جنھوں نے اللہ کو بھلا دیا تھا پس اللہ نے ان کو بھلا دیا وہی لوگ بے حکمے ہیں۔

تشریح:۔ حدیث میں ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ابن عباس تو خدا کو یاد رکھ خدا تم کو یاد رکھے گا۔ تو خدا کو یاد کر خدا کو سامنے پائے گا جان لے کہ ساری امت مل کر اگر تجھے نفع دینا چاہے تو نہیں دے سکتی مگر جتنا خدا نے لکھ دیا ہے اور اگر ساری امت مل کر تجھ کو ضرر پہونچانا چاہے تو نہیں پہونچا سکتی ہے مگر جس قدر اس نے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھائے جا چکے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔ جان لے مدد صبر پر ہے اور کشادگی مشکلات پر ہے اور ہر سختی کے بعد آسانی ہے۔ (ترمذی)

آیات بالا میں اللہ تعالےٰ نے تقویٰ کی دوبارہ تاکید فرمائی ہے اور قیامت کے لئے نیک عمل کی مؤثر ترغیب دی جائے۔ اور نہایت

Marfat.com

تاکید فرمائی ہے کہ خبردار ان لوگوں سے نہ ہونا جنھوں نے خدا کو بھلا دیا تھا پس خدا نے ان کو بھلا دیا۔ اور یہی لوگ فاسق و فاجر ہیں۔

خدا کی یاد سے یہ مطلب ہے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے معاملات میں، برتاوے میں، لین دین میں، تجارت میں، معاشرت میں۔ رہن سہن میں زندگی کے ہر شعبے میں اور صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ہر منٹ ہر سیکنڈ میں ہوش سنبھالنے سے تم کو دم آخر تک خدا کی یاد دل و زبان، ہاتھ پاؤں چشم و آبرو ناک کان اور زبان پہ جاری ہو اور ہر چیز جو بھی کی جائے وہ خدائی احکام کے پیش نظر ہو کہ اس معاملہ میں خدا کا حکم کیا ہے، اس کی مرضی کیا ہے یا اس کے رسولؐ کا حکم کیا ہے اور اس کی مرضی کیا ہے یہ ان لوگوں کا طریقہ ہے جن سے خدا خوش اور راضی ہے لیکن جو صبح سے لے کر شام تک اور شام سے لے کر صبح تک اور زندگی کے ہر مقام پر بس نفس ہی نفس کی اطاعت کرتے ہیں وہ خدا کو بھول جانے والے ہیں۔

اور خدا نے ان کو بھلا دیا ہے ——— ذرا غور سے ہم اپنی زندگیوں پر بھی ایک نگاہ ڈال لیں۔ کہیں ہم تو اس میں داخل نہیں ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

سبق ۷۱

خدا تعالیٰ کے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ

خدا کے دوستوں سے دوستی عین خدا سے دوستی ہے او خدا کے دشمنوں سے دوستی خدا سے دشمنی ہے۔ اللہ رب العزت نے مومنوں کو اس خطرناک شے سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے فرمایا:۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ ج یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِھَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو سرپرست نہ بناؤ کہ تم ان سے محبت سے پیام سلام کرتے ہو۔ حالانکہ جو تمہارے پاس حق کے ساتھ آئی اس کے وہ لوگ منکر ہو گئے۔ انہوں نے رسول اور تم کو محض اس بنا پر نکال دیا تھا کہ تم اپنے رب تعالیٰ پر ایمان لائے ہو اگر تم میرے راستے پر جہاد کرنے نکلے ہو اور میری رضا اور خوشنودی چاہتے ہو پہنچا کر

وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَ مَآ اَعْلَنْتُمْ وَ مَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝

(ممتحنہ - ۱)

نکلے ہو۔ لیکن تم ان کی دوستی چھپائے ہوئے ہو۔ حالانکہ میں ہی جانتا ہوں جو تم نے پوشیدہ کر رکھا ہے اور جس کو تم نے ظاہر کر لیا ہے اور جو تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا اگر وہ تمہارے اوپر قابو پائیں گے تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف برائی سے اپنے ہاتھ اور زبانیں دراز کریں گے اور چاہیں گے کہ تم بھی کافر بن جاؤ ؛

تشریح :- ان آیات کے بعد اللہ رب العزت نے دکھتی ہوئی رگ کو پکڑا ہے اور فرمایا کہ تم کو تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد ہرگز کام نہ دے گی قیامت میں اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان جدائی ڈالے گا اور خدا خوب دیکھنے والا ہے جو تم کرتے ہو تمہارے لئے تو ابراہیم ؑ اور ان کے ساتھیوں میں تقلید کے لئے بہترین نمونہ ہے جنہوں نے

Marfat.com

اپنی ساری قوم سے کہہ دیا تھا کہ ہم لوگ تم سب سے بیزار ہیں اور ان سے بھی جن کی تم عبادت کرتے ہو، ہم نے تم سب کا انکار کیا اور ہم میں تم میں ابدی بغض عناد ہوا۔ حتّٰی کہ تم صرف خدا پر ایمان لے آؤ (سورہ ممتحنہ)

ان آیات نے آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے ہی فطرتِ کفر کے راز کو آشکار کیا تھا۔ جو جو زمانہ گذرتا گیا ان آیات کی صداقت ظاہر ہوتی گئی یعنی جب کبھی بھی مسلمانوں پر کفر نے غلبہ پایا انہوں نے ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو پریشان کیا اور اپنی پوری دشمنی نکالی اور آخر کار یہی چاہا کہ مسلمان کفر اختیار کرلیں خواہ نصرانیوں کا دور ہو یا چنگیزیوں کا زمانہ ہو۔ سکھوں کا عہد ہو یا ہندوؤں کا راج ہو۔ لیکن یہ یاد رہے کہ عام غیر مسلموں سے دنیاوی تعلقات کو اسلام نہیں روکتا ہے۔ یہاں صرف وہی کفار مراد ہیں جن سے جنگ جاری ہو ورنہ عام غیر مسلموں کے ساتھ اسلام نہ صرف تعلقات کے قیام کو جائز رکھتا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو اس پر ابھارتا بھی ہے ؂

Marfat.com

سبق ۲۰

جن پر خدا کا غضب ہو اُن کی راہ نہ پکڑو!

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ؏ (الممتحنہ-۲)

اے مومنو! تم اس قوم کو اپنا سرپرست نہ بناؤ جس پر خدا کا غضب نازل ہوا اور وہ آخرت سے ایسے ہی نا امید ہو گئے جیسے کہ کفار اصحابِ قبور سے نا امید ہو چکے ہیں۔

تشریح:- اصحابِ قبور سے نا امیدی کا مفہوم یہ ہے کہ کفار مرنے کے بعد جینے کے قائل نہ تھے۔ مطلب یہ کہ جیسے کفار آخرت سے نا امید ہیں اسی طرح جو قوم یا گروہ یا شخص آخرت سے نا امید ہو اور اس پر یقین نہ رکھتا ہو، اس سے دوستی اور اس کی سرپرستی کسی مسلمان کے لئے ایک سیکنڈ بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا گروہ یا شخص جو بھی کر ڈالے وہ کم ہے اور اس سے سوائے شر اور شرارت کے کبھی بھی نیکی اور نیک عملی صادر ہو ہی نہیں سکتی ہے۔ پھر اس کی دوستی اور سرپرستی سوائے شر کے اور کچھ

Marfat.com

بھی نہ دے گی۔ پس ہر مسلمان صاحب ایمان کو ایسے لوگوں سے دوستی اور محبت کرنی جائز نہیں ہے۔ جن پر خدا کا غضب نازل ہوا ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتے ہوں۔

بھلے آدمی، سزا یافتوں اور مجرموں سے میل جول نہیں رکھتے شریف اور معزز لوگ بُروں اور بدکاروں سے تعلقات نہیں بڑھاتے ہیں کہ محبت اور تعلقات کا اثر انسان کے کردار اور اس کے ماحول اور اس کی پوزیشن پر ضرور پڑا کرتا ہے۔ قرآن حکیم مسلمانوں اور مومنوں کو جن کا دل و دماغ اور ظاہر و باطن سب کا سب کسی اور کے لئے وقف ہو چکا ہے۔ کس طرح اجازت دے سکتا تھا کہ جو لوگ رات دن خدا کی نافرمانی اور اعمال میں برائی پیدا کرنے کے خوگر ہو چکے ہیں۔ حتےٰ کہ خدا پاک کے ہاں سے ان پر غضب اور غصہ بھی نازل ہو چکا ہے۔ ان سے محبت اور ربط ضبط پیدا کیا جائے اور ان کا راستہ و طریقہ اختیار کیا جائے۔

مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ یعنی جن پر خدا کا غصہ نازل ہوا وہ یہودی ہیں اور تمام وہ لوگ بھی جو یہودیت کے پیروکار ہیں۔ خواہ نام اور نسل کے لحاظ سے وہ یہود ہوں یا نہ ہوں ؛

Marfat.com

سبق ۳۷

جو کہو وہ کرو بھی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○

(الصف - ۱)

اے مومنو! تم کیوں وہ کہتے ہو جو خود نہیں کرتے ہو۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑے غصّہ کی بات ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہ کرو۔

تشریح :- اسلام ایک عملی مذہب ہے قومی نہیں۔ اس لئے اس نے عمل پر زور دیا ہے اور وہی کہنے کی اجازت دی ہے جو خود کرنا بھی چاہیئے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ کوئی بات بھی آدمی ایسی نہ کہے جو خود نہ کر سکتا ہو۔ مثلاً ایک غریب آدمی حج نہیں کر سکتا ہے لیکن وہ حج کی تبلیغ کر سکتا ہے۔

اس آیت کی شانِ نزول یہ ہے کہ جہاد فرض ہونے سے پہلے مسلمان کہتے کہ اللہ تعالیٰ کو جو پسند ہو ہم کو حکم کرے ہم کریں گے۔ پھر جہاد

Marfat.com

فرض ہوا تو بعض مسلمان ناپسند کرنے لگے اس پر ان آیات کا نزول ہوا۔ چنانچہ اس کے فوراً بعد جو آیت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے تحقیق اللہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو اس کی راہ میں صف باندھ کر جہاد کرتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہے (صف - ۱۰) پس مسلمانوں کو عمل کرنا لازم ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ تبلیغ و اشاعت کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ علماء و محققین نے لکھا ہے کہ مسلمانوں پر خدا کی جانب سے دو حکم ہیں ایک یہ کہ خدا اور رسول کی خود تابعداری کرنا دوسرے یہ کہ اس تابعداری اور اس کے احکام و متعلقات کی اشاعت کرنا۔

پس خدانخواستہ اگر ایک ایسا شخص ہے جو دوسروں کو تو تبلیغ و ہدایت کرتا ہے۔ لیکن خود عمل نہیں کرتا ہے تو وہ یقیناً اس سے بہتر ہے جو نہ خود عمل کرتا ہے اور نہ دوسروں کو عمل کی ترغیب دیتا ہے۔ البتہ یہ شخص عنداللہ اپنے عدم عمل کا جواب دہ ہوگا اور اپنی بدعملیوں کے مطابق اس کو سزا بھی بھگتنی پڑے گی۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی یہ کسی اور کو روکنے کا حق نہیں رکھتا ہے۔

ایک اور نکتہ قابلِ غور ہے۔ تجربات نے بتایا کہ وہ گناہگار اور بُرے لوگ جو مدتوں سے بُرائیوں میں مبتلا تھے جب ان کو تبلیغی جماعتوں میں لگایا گیا اور ان سے انہی باتوں کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا

Marfat.com

جن میں وہ مبتلا تھے تو دیکھا گیا کہ چند دنوں کے بعد وہ ان گناہوں سے مستقل طور سے پاک و صاف تھے۔ پس اس نکتہ کو بھی سامنے رکھنا چاہیئے اور حتّے الامکان کہنے کے ساتھ عمل کو بھی دخل دینا چاہیئے ؛

سبق ۴۷

دردناک عذاب سے بچنے کا طریقہ کیا ہے!

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَیُدْخِلْکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ

اے مومنو! کیا میں تم کو ایک ایسی تجارت نہ بتا دوں جو تم کو دردناک عذاب سے نجات دیدے تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے تمہارے گناہوں کو بخشدے گا اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الصف - ۲)	نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جنّت عدن میں بہترین رہنے کی جگہیں ہوں گی یہ بڑی کامیابی ہے اور دوسری دوہ چیزیں بھی ملیں گی، جن کو تم پسند کرتے ہو۔ اللہ کی طرف سے مدد ہے اور فتح قریب ہے اور مومنوں کو ہر قسم کی بشارت سُنا دیجئے ؛

تشریح :۔ ایک مرد مومن کے لئے دُنیا اور آخرت کے عذابوں اور دُکھوں کا کامیاب اور سادہ نسخہ تجویز ہوا ہے یعنی خدا اور رسول پر پورا ایمان ہو اور خدا کے راستے میں مال اور جان سے مجاہدانہ زندگی گذاری جائے۔ ایمان باللہ وایمان بالرسول کے بعد سب سے اعلےٰ اور افضل جہاد فی سبیل اللہ ہے یعنی ہر ساعت اور ہر لمحہ دین کی بلندی کے لئے کوشاں رہنا اور دین کی خاطر خداوندِ عالم کی محبت میں جان ہتھیلی ہیں لئے پھرنا اللہ رب العزت کو نہایت پسند ہے اللہ تعالیٰ نے اس طریقۂ کار پر مندرجہ ذیل عظیم الشان اور فقید النظیر اجر عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے ؛

Marfat.com

(۱) اس سے ہر قسم کی تمہاری بھلائی ہوگی (۲) تمہارے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (۳) جنتوں میں داخلہ ہوگا (۴) بڑی کامیابی عطا ہوگی۔ (۵) خدا کی مدد ملے گی (۶) جو چاہو گے ملے گا (۷) فتح اور کامرانی نصیب ہوگی (۸) اس زندگی کے بعد ایمان کامل نصیب ہوگا (۹) اور ایسے مومنوں کو ہر قسم کی بشارت ہے۔

پس آج کے مسلمانوں کو بھی اپنا بھولا ہوا سبق یاد کرنا چاہیئے اور زندگی ہونی چاہئیے تو اس قسم کی ہونی چاہیئے ؛

سبق ۷۵

تم خدا کے مددگار بن جاؤ

انسان دنیا میں پیدا ہو کر سو طرح کے مصائب میں گرفتار ہو جاتا ہے بالخصوص اہل ایمان کے لئے تو دنیا قید خانہ ہے۔ لیکن اس قید کو آزادی سے تبدیل کرنے کا نسخہ عطا ہوا جس سے وہ ہر دشمن اور ہر دشمنی پر غالب ہو سکتا ہے۔ فرمایا:۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا	اے ایمان والو! تم لوگ اللہ کے

Marfat.com

اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ؏

(الصف - ۲)

مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے اپنے مخلص لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کی طرف میرا مددگار کون ہے۔ مخلص لوگوں نے کہا کہ ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ پس بنو اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرے نے انکار کیا تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر غلبہ عطا فرمایا اور وہ کامیاب ہونے والوں میں سے ہو گئے۔

تشریح:۔ اللہ کی مدد سے مفہوم اللہ کے دین کی مدد ہے جو لوگ خدا کے دین کی مدد میں لگے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد میں رہتا ہے اور تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ جب ساری مخلوق پریشان ہوتی ہے تو ایسے لوگ ہر بلا اور ہر مصیبت سے محفوظ ہوتے ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں بارہا یہ واقعات ہوئے کہ ٹرینوں کی ٹرینیں مسلمان مسافروں کے خون سے شرابور ہو گئیں لیکن دین کے خادم اور

Marfat.com

مبلغ بڑے آرام سے پورے اسلامی لباس اور وضع قطع میں بیٹھے رہے اور کسی کو ان پر دیکھنے کی بھی جرأت نہ ہوئی۔

اللہ رب العزت نے فتح اور نصرت، تعداد کی کثرت اور قلت پر موقوف نہیں فرمائی ہے یہ ایجاد تو سراسر مغرب کی ایجاد ہے قرآن کا نظریہ اس کے علاوہ ہے۔ اس نے صاف لفظوں میں ارشاد فرمایا ہے کہ

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ۔

کتنی ہی ایسی قلیل تعداد جماعتیں خدا کے حکم سے بڑی کثرت والی جماعتوں سے غالب آچکی ہیں۔

غزوۂ بدر کو دیکھو، غزوۂ احد کو دیکھو احزاب کو دیکھو حُنین کو دیکھو اور دیگر کتنے اسلامی حروب اور اسلامی جنگوں کو دیکھو ان میں مسلمانوں کی تعداد بھی کم تھی۔ سامان بھی کم تھا۔ ہتھیار بھی کم تھے اور دوسری بہت سی مادی کمیاں تھیں لیکن ایمان کی دولت اور نیکیوں کی فوج ساتھ تھی جس نے بالآخر دشمن کی کثرت اور دشمن کے ذخائر و اموال کو شکست فاش دی اور برملا اس راز کو فاش کیا کہ فتح اور کامیابی صرف خدا کی مدد پر موقوف ہے بس جو ہر حال میں خدا کی مدد کے طالب ہیں انہیں خدا کے دین کی مدد

Marfat.com

کرنی چاہئے۔ خدا ان کی مدد کرے گا ؏

سبق ۷۶

نماز جمعہ کی تیاری کیسے ہو!

جمعہ کی نماز کے لئے سب سے پہلے جانا بڑا ثواب ہے حضور نے فرمایا ایسے شخص کو ایک اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے۔ نماز جمعہ کی بڑی تاکید ہے فرمایا جس نے تین جمعے پے در پے ترک کئے خدا اس کے دل پر منافقت کی مہر ثبت کر دیگا جمعہ ذکر خدا، احکام خدا اور دربار خدا کا عظیم الشان مظاہرہ ہے اس لئے فرمایا گیا:۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اے مومنو! جب جمعہ کے روز جمعہ کی نماز کی اذان ہو تو تم اللہ کی یاد کی طرف تیزی سے جاؤ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو ؏

Marfat.com

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

پس جب نماز پوری ہو جاوے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل چاہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ (سورۂ جمعہ)

تشریح :- جمعہ چونکہ ساری بستی کے اجتماع کا دن ہے اسلئے اس کی نماز اور خطبہ کی خاص عظمت ہے اور اذان جمعہ کے بعد ہر قسم کی تجارت ناجائز ہے یہاں تک کہ نماز نہ ختم ہولے۔ نماز کے ختم ہونے کے بعد ارشاد ہے کہ تم زمین میں پھیل کر خدا کا فضل چاہو یعنی تجارت کرو۔ تجارت کو خدا نے اپنے فضل سے تعبیر فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے رزق کے ۹۰ حصے تجارت میں ہیں لیکن وہ تجارت خدا کا فضل ہے جس میں زیادہ سے زیادہ خدا کا ذکر اور خدا کی یاد اور اس کے احکام کی یاد ہو جیسا کہ ارشاد ہوا ہے۔ نماز جمعہ اور جمعہ کی شریعت میں بڑی عظمت و اہمیت ہے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ جمعہ کے دن گلیوں میں اور سڑکوں پہ اس قدر اژدحام ہوتا ہے کہ چلنے کی جگہ مشکل سے ملتی ہے۔

جمعہ کا خطبہ ہفتہ بھر کی اسلامی زندگی کا درس ہوتا ہے اور جمعہ کی

Marfat.com

نماز ہفتہ بھر کا اجتماع احباب و مومنین ہے اس وجہ سے بڑی بڑی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں حضورؐ نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جب مومن بندہ اس میں دعا کرتا ہے تو ضرور قبول ہوتی ہے (مشکوٰۃ)

افسوس آج مسلمانوں نے جہاں اور بہت سے اسلامی شعائر کو کم قیمت سمجھ رکھا ہے جمعہ کی بھی کوئی خاص عظمت اور اہمیت ان کے دلوں میں باقی نہیں رہی ہے ایک رسم کے طور پر جمع ہو جاتے ہیں اور جیسے جاتے ہیں ویسے لوٹ آتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خطبات کی اصلاح کی جائے اور مسلمانوں کو بہت کچھ سبق دئے جائیں اس سلسلہ میں میں نے خطباتِ نبوی نامی کتاب تحریر کی ہے جو اس کے لئے سب سے بہترین روشنی ہے۔

سبق ۷

تم کو اولاد اور مال خدا کی یاد سے غافل نہ کریں

ذیل کی آیات میں خداوند عالم کی یاد نہایت مؤثر تاکید کی گئی ہے فرمایا:-

Marfat.com

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

(سورہ منافقون - ۲)

اے مومنو! تم کو تمہاری اولاد اور تمہارے مال خدا کی یاد سے غافل نہ کریں اور جو یہ کرے گا۔ پس وہ بڑے خسارہ میں ہوگا۔ تم اس میں سے جو ہم نے رزق دیا ہے خرچ کرو، قبل اس کے کہ تم میں سے کسی پر موت آوے پس کہے اے میرے رب کاش کچھ مدت کے لئے اس کو مجھ سے دور کر دیتا تو میں صدقہ کرتا اور نیک لوگوں سے بن جاتا ؛

تشریح :- مال اور اولاد کی محبت بڑی آزمائش ہے لیکن جو اپنے ایمان میں مخلص اور لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہؐ میں سچے ہیں وہ ہر حال میں خدا ہی کی محبت کرتے ہیں اور قاعدہ ہے من احب شیئًا اکثر ذکرہٗ جو جس چیز سے زیادہ محبت کرتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے اس بنا پر مال کو خرچ کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے کہ اس کی محبت کم سے کم ہو جائے۔ اللہ کی یاد اور اس کا ذکر ہی مومن کا ماحصل زندگی ہے

Marfat.com

جو جس قدر زیادہ اللہ کی یاد میں مست ہوگا اسی قدر اپنی زندگی میں کامیاب ہوگا اور جو جسقدر اس سے غافل ہوگا اپنی زندگی میں ناکام ہوگا۔

حدیث قدسی میں ہے۔ جب بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے اچھے طریقے پر یاد کرتا ہوں جیسے اس نے مجھ کو یاد کیا اور اگر وہ تنہائی میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں تنہائی میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے اچھی جماعت میں اسے یاد کرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

پس خدا کو ہر وقت یاد رکھنا اور خدا کے ہاں جو ہے اس کو یاد رکھنا ہی مسلمان کا کمالِ زندگی ہے مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پانی اور مٹی والی دنیا میں اس پاک اور مقدس جہاں کی یاد اور ان سب کے خالق و مالک کی یاد میں رہتے ہیں۔

یہ دنیا فریب مسلسل ہے زاہد!

خدا کو جو سمجھا وہ اچھا رہا ہے

سبق ٤٨

جو بخیلی سے بچا وہ نجات پا گیا

بخل۔ مومن کے جسم کا وہ ناسور ہے جس کی غلاظت سے اس کا ایمان داغ دار ہو جاتا ہے اس لئے اس سے نہایت سختی سے روکا گیا اور ساتھ ہی اولاد و ازدواج کے فتنوں سے آگاہ کیا گیا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَ

اے ایمان والو بے شک تمہاری عورتوں میں سے اور اولادوں سے بعض تمہارے دشمن ہیں تو تم ان سے بچو اور اگر تم بخشو اور معاف کرو اور درگزر کرو تو بیشک اللہ بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں یقیناً تمہارے مال اور اولاد تمہاری آزمائش ہیں اور اللہ کے نزدیک بڑا اجر ہے پس تم اللہ سے ڈرتے رہو جہاں تک ہو سکے اور سنتے رہو اور

Marfat.com

اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (تغابن ۔ ۲)	اور اطاعت کرتے رہو اور خرچ کرد بہتر ہو گا خود تمہارے لیے اور جو بچا یا گیا اپنی بخیلی سے ۔ پس وہی کامیاب ہونے والے ہیں ۔

تشریح :۔ حضورؐ نے فرمایا سخی خدا کا دوست ہے ۔ جنت سے قریب ہے خدا سے قریب ہے ۔ دوزخ سے دور ہے اور بخیل خدا کا دشمن ہے جنت سے دور ہے خدا سے دور اور جہنّم سے قریب ہے (طبرانی صـــ۲۰۱) پس جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ خدا کے محبوب ہیں اور اپنے ایمان میں سچے ہیں ۔ ورنہ وہ ناکام امتحان ہیں بخل کی مذمت محض اس وجہ سے ہے کہ اس سے توکلِ خدا' ایمانِ خدا اور ایمانِ آخرت سے انکار کی بدبو آتی ہے ۔

ایک وہ شخص جس کو یقین ہے کہ میرے گھر میں فلاں فلاں چیز موجود ہے اس کو دیکھا گیا ہے کہ بازار جا کر بھی وہ سودا نہیں خریدتا ہے لیکن اگر کسی کو یہ معلوم ہے کہ اس کا گھر فلاں فلاں ضروری اشیاء سے خالی ہے تو وہ گھر میں بیٹھ کر بھی اطمینان حاصل نہیں کر پاتا ۔

پس جس شخص کو یہ یقین ہے کہ میں جو کچھ آج خدا کے راستے

Marfat.com

میں خدا کی پست اور ضرورت مند مخلوق کی فلاح کے لئے صرف کروں گا
کل اس سے کہیں زائد مجھ کو مل جائے گا وہ ضرور بضرور کوشش سے
اور جوش و خروش سے اپنے مال کو خرچ کرے گا ــــ صحابہ کرام رضؓ
خدا کے اس وعدے پر پورا یقین رکھتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی
ہی دنوں میں عرب کے سارے ملک ہی نہیں تمام دنیائے اسلام
سے غریبی، مفلسی، بھوک اور عریانی کا نام تک مٹ گیا۔ صحابہؓ
اپنی زکوٰتوں کو لے کر فقیروں کے محلوں میں جاتے۔ وہاں سے
آواز آتی ہم کو خود فقیروں کی ضرورت ہے اسلام ایسی ہی فضا پیدا
کرنا چاہتا ہے۔

سبق ۷۹

اپنی اور اپنے اہل و عیال کی جانوں کو آگ سے بچاؤ

انسان کی بڑی ہمدردی خود اپنے ساتھ اور اپنے بال بچوں
کے ساتھ یہ ہے کہ ان کو آخرت کے عذاب سے بچایا جائے جس
کی راہیں خود خدا نے تفصیل سے بیان فرمائی ہیں:۔

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ○	اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کو اور اپنے اہل وعیال کی جانوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جس پر سخت اور مضبوط فرشتے ہیں جو خدا کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں جس کا ان کو حکم دیا جاتا ہے۔

(التحریم - ۱)

تشریح:- دوزخ کی آگ انتہائی شدید ہے۔ حدیث میں آیا ہے ایک ہزار سال تک یہ آگ روشن ہوئی حتّٰے کہ سُرخ ہو گئی۔ پھر ہزار سال تک جلائی گئی جس سے سفید ہو گئی۔ پھر ہزار سال تک جلائی گئی جس سے سیاہ ہو گئی۔ یہاں تک کہ کوئی دوزخی اپنا ہاتھ بھی نہ دیکھ سکے گا (جامع صغیر) اور فرمایا اگر جہنم کی ایک چنگاری زمین پر آگرے تو تاقیامت تک زمین پر سبزہ نہ اُگے۔ (بیہقی شعب الایمان)

معاذ اللہ ایسی آگ سے؟ اور اس سے بچنا سوائے احکام الٰہی پر عمل کے اور کوئی صورت نہیں ہے۔

Marfat.com

سبق ۸۰

اللہ کے دربار میں توبہ کرو

انسان خواہ کتنا ہی نیک بنے لیکن وہ مجموعۂ خطاء اور نسیان سے ہے اس لئے اللہ ربّ العزت نے یاایھا الذین اٰمنوا کے خطاب کے ساتھ جو آخری حکم عطا کیا وہ توبہ و استغفار کا عطا کیا اور فرمایا اس سے گناہوں کی معافی اور جنّت میں داخلہ کا حصول ہو سکے گا۔ فرمایا۔

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ (التحریم ۲)

اے مومنوں اللہ کے دربار میں نصیحت والی توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیوں کو مٹا دے اور تم کو جنتوں میں داخل کرے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں:۔

تشریح۔ توبہ کا مفہوم یہ ہے کہ غلطی کے بعد پھر یہ عزم راسخ ہو۔

Marfat.com

کہ اس کو دوبارہ نہ کروں گا۔ ایسی توبہ خدا کے ہاں مطلوب ہے اور اس توبہ پر خدا کا وعدہ ہے کہ گناہوں کو مٹا دوں گا اور جنت میں داخل کروں گا حدیث قدسی میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا اے ابن آدم؛ اگر تیری خطائیں آسمان برابر ہیں پھر تو توبہ کرے تو میں اس سے زیادہ مغفرت لاؤں گا اور بخشوں گا اور مجھ کو پرواہ نہیں ہے (بخاری)

حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے جن کے متعلق حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے ارشاد ہے کہ اگر خدا فرمائے کہ تمام لوگوں میں صرف ایک شخص کو بخشوں گا تو میں خدا کی رحمت سے امید کروں گا کہ وہ میں ہی ہوں اور اسکا جلال مجھ پر اس قدر طاری ہے کہ اگر خدا فرمائے کہ سوائے ایک شخص کے سب کو بخشوں گا تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں تو وہی نہ ہوں۔

پس ایمان امید اور خوف کے درمیان ہے نہ خداوند عالم سے اس قدر ڈر ہو جائے کہ عزم واحترام شریعت میں کمی واقع ہو جائے اور نہ ناامیدی ہو کہ کفر کی بو آنے لگے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ زیادہ تر خوف کی احادیث اور آیات تلقین فرمایا کرتے تھے۔ جس وقت، وقت آخر آیا تو بیٹے سے فرمایا، رحمت اور بشارت کی احادیث اور آیات تلاوت کر۔ بیٹے نے

Marfat.com

اس وقت خلاف معمول حکم کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، بیٹا!
زندگی بھر ڈرتا رہا کہ کوئی لغزش ایسی سرزد نہ ہو جائے کہ سارے کئے
کرائے پر پانی پھر جائے اب میرا زندگی کا آخری وقت ہے عمل کا سلسلہ
منقطع ہو رہا ہے میں چاہتا ہوں میرا آخری عمل اللہ رب العزت سے
امید مغفرت اور امید رحمت ہو۔

اللہ پاک اپنی رحمت اور نصرت سے مسلمان کو پھر سے دینِ اسلام
اور اس کی برکتیں عنایت فرمائیں اور نام کے ایمان داروں کو حقیقی
ایمان مرحمت فرمائیں اور اپنے نظام کو ہر نظام پر حاوی اور مسلط فرمائیں
اور اسلام اور مسلمانوں کو عزت اور عظمت بخشیں اور دنیا کی قوتوں کو
ان کے سامنے زیر و زبر کر دیں۔ وما ذلک علی اللہ لعزیزہ و
علیٰ کلّ شیٔ قدیرہ والحمد اللہ اولاً و آخرہ ۔ والسلام۔

امیدوارِ رحمت

خطاکار عبد القیوم ندوی غفرلہ

۲۱ر جنوری سنہ ۱۹۵۱ء

Marfat.com

31

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زمیں بھی جگمگا گئی فلک بھی جگمگا گیا
کلامِ حق خدا کا لطفِ خاص بنکے آگیا

مسلمانوں سے

اللہ میاں کی باتیں

مؤلفہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ عبد القیوم صاحب ندوی

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ .... لاہور / کراچی اور ڈھاکہ

Marfat.com